مملکتِ سعودی عرب
وزارت اطلاعات ونشریات
اطلاعات داخلی

رہنمائے حجاج

ضیوفُ الرحمٰن کی خدمت میں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

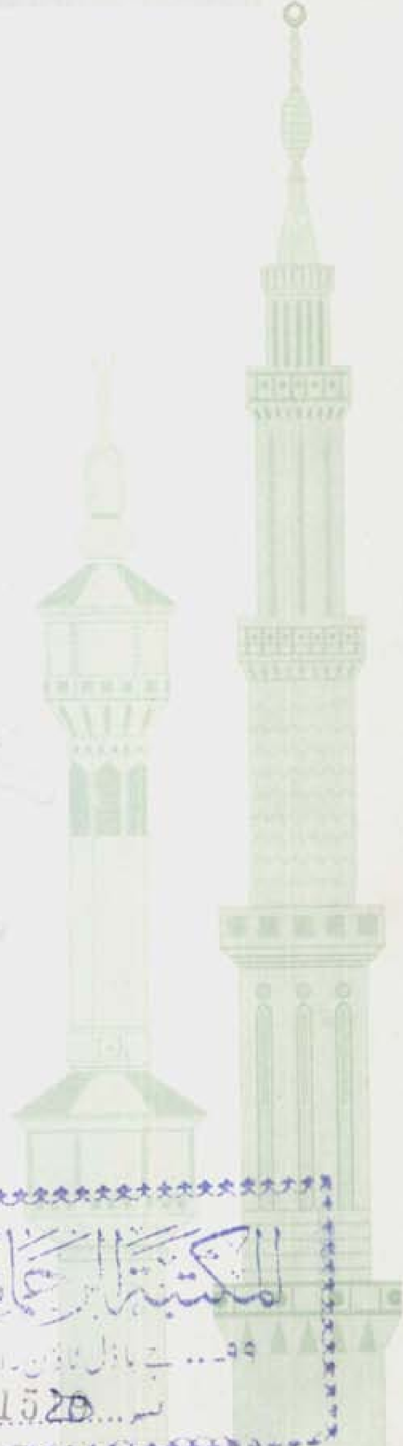
﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

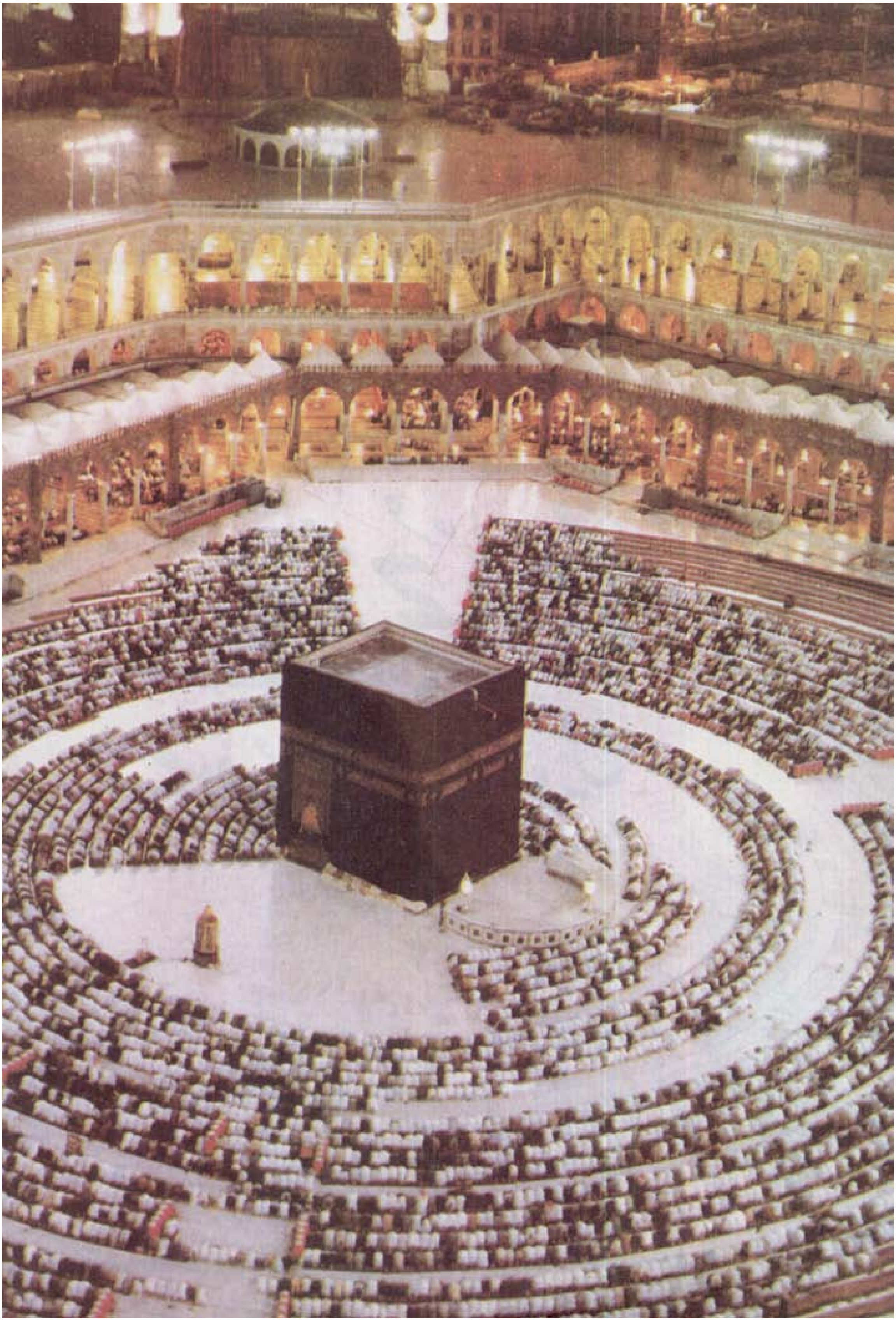
بسم اللہ الرحمن الرحیم



مملکتِ سعودی عرب
وزارت اطلاعات و نشریات
اطلاعات داخلی

رہنمائے حجاج

ضیوف الرحمٰن کی خدمت میں



دیباچہ

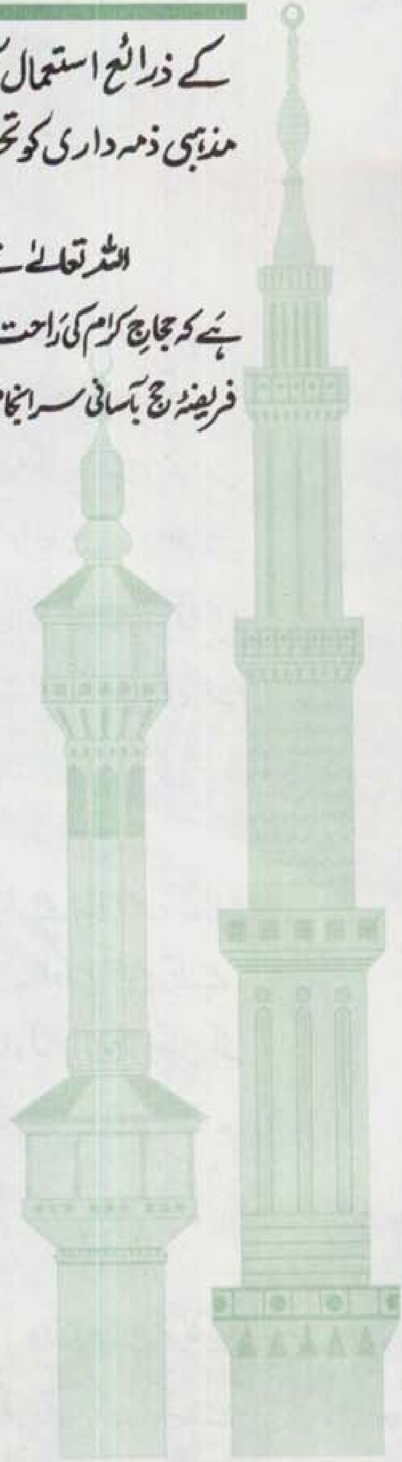
دنیا کے ہر حصے سے، خواہ دور ہو یا نزدیک، مسلمان اس مذہبی سفر حج پر مقدس سرزمین کی طرف آتے ہیں کہ اللہ کی مہربانی اور مغفرت پاسکیں۔ بے شک حج اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ہے مگر یہ مذہبی فریضہ صرف ان مسلمانوں پر فرض ہے جو کہ اس سفر کے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں۔ غریب مسلمان جو اخراجات ادا نہ کر سکتے ہوں ان کو قرض نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی اپنے خاندان کے ضروری اخراجات میں شدید کمی کر کے بچت کرنی چاہیے کہ اخراجات پورے کر سکیں۔

حج کے موقعہ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم اجتماع ہوتا ہے لہذا اس کے بہت سے فوائد مسلمانوں کیلئے ہیں۔ نہ صرف یہ ایک نادر موقع ہوتا ہے مسلمانوں کیلئے کہ وہ باہمی دلچسپی کے معاملات پر تبادلہ خیال کر سکیں بلکہ اس سے ان کے درمیان باہمی رشتہ اور مضبوط ہو جاتا ہے اور اخوت، اتحاد اور بھائی چارے کے احساسات گہرے ہو جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی مدد کرنے کیلئے کہ وہ ان مقاصد کو پاسکیں، محافظ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ وہ مملکت

کے ذرائع استعمال کرتے ہیں کہ عازمین حج کی ہر ممکن مدد ہو سکے اور وہ اپنی مذہبی ذمہ داری کو تحفظ کے احساس، یکسوئی اور آرام کے ساتھ ادا کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے بادشاہ سلامت، حکومت اور سعودی عوام کو یہ اعزاز اور شرف بخشا ہے کہ حجاجِ کرام کی راحت، اطمینان اور امن و امان قائم رکھنے میں دن رات ایک کر دیں تاکہ وہ فریضۂ حج بآسانی سرانجام دے سکیں۔



شاہ عبدالعزیز ایرپورٹ

یہ جدہ سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ۔ یہ ۱۰.۵ ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے ۔
شاہ عبدالعزیز انٹرنیشنل ائرپورٹ دنیا کے جدید ترین اڈوں میں سے ایک ہے ۔ اس کی چھت کا ڈیزائن ٹینٹ (خیمہ) کی مانند ہے ۔ (تقریباً ۳۱۰ ٹینٹ کے مساوی)۔ ایسا لگتا ہے جیسے بہت سارے ہوائی اڈوں کو جمع کر کے ایک ہوائی اڈہ بنا دیا گیا ہو ۔ پروازوں کیلئے اس کو ۱۹۸۱ میں کھولا گیا تھا ۔ اس میں ۳ ٹرمینل ہیں ۔ پہلا ٹرمینل ۔ سعودی ائرلائن کیلئے ہے دوسرا غیر ملکی ایرلائنوں کیلئے ہے جبکہ تیسرا حج پروازوں کیلئے ہے ۔ اس کی تعمیر میں اس قسم کا میٹریل استعمال ہوا ہے کہ گرم درجۂ حرارت کیلئے بھی یہ عمارت موزوں ہے ۔ عمارت کے اندر بنک ۔ ریسٹورنٹ ۔ وضوخانے اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے علاوہ ۴۰ سے زیادہ ہوائی کمپنیوں کے دفاتر ہیں ۔
ایرپورٹ میں ایسا انتظام ہے کہ عازمین حج کو جہاز سے سیدھا ٹرمینل بلڈنگ لایا جاتا ہے جہاں وزارتِ حج واوقاف کے ملازمین ان کا استقبال کرتے ہیں ۔ حاجیوں کے ٹرمینل کا ڈیزائن بے نظیر ہے ۔ اس کا رقبہ ۱۵۰ ایکڑ دو حصوں پر مشتمل



ہے ۔اور درمیان میں ایک خوبصورت باغ ہے جس کی لمبائی ۱۶۰
میٹر ہے ۔

شاہ عبدالعزیز ایرپورٹ کو مملکت سعودی عرب کا دروازہ سمجھا
جاتا ہے یہ ۴۰ سے زیادہ ہوائی کمپنیوں کی پروازوں کیلئے استعمال ہوتا
ہے جوکہ ہفتے میں تقریباً ۵۰ پروازیں کرتی ہیں جبکہ سعودی ائر
لائن خود ہفتے میں ۱۰۰ سے زیادہ پروازیں کرتی ہے ۔

باب حرمین شریفین

یہ بحر احمر Red Sea کے کنارے پر واقع ھے اور اس کو ۶۰ کلومیٹر طویل ہجرہ ایکسپریس روڈ کے ذریعہ مکہ سے ملایا گیا ھے ۔ جدہ کو دونوں مقدس مساجد واقع مکہ اور مدینہ کا دروازہ سمجھا جاتا ھے

اسلامی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے اور ایک بہت اہم بین الاقوامی ایئر پورٹ مملکت سعودیہ کا ہونے کی وجہ سے جدہ کا قدیم شہر زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کر چکا ہے ۔ معاشی اور تجارتی معاملات میں گذشتہ عشرہ میں بہت ترقی ہوئی ھے ۔ اس کا رقبہ پھیل کر ۱۲۵۰ مربع کلومیٹر سے تجاوز کر گیا ھے اور اس کی آبادی بڑھ کر ۱،۲۵۰،۰۰۰ افراد ہو چکی ھے ۔ اپنی موجودہ شکل میں جدہ صحت ، خوبصورتی ، ترقی اور تہذیب کی تصویر نظر آتا ھے



مکہ اور مقدس یادگار

اُم القرا UMMALQURA محفوظ سرزمین اور بکۃ BUKKAH کے نام قرآن پاک میں مکہ کیلئے استعمال ہوئے ہیں ۔

مکہ کی تاریخ حضرت ابراھیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوتی ہے جغرافیہ کے حساب سے یہ ۳۱ درجہ ارض البلد پر واقع ہے ۔ اور سطح سمندر سے ۳۳۰ میٹر بلند ہے ۔ اس کا رقبہ ۴,۸۰۰ ایکڑ اور آبادی ۶۰۰,۰۰۰ افراد ہیں ۔ اس کی آبادی بڑھ جاتی ہے خاص طور پر حج کے مہینوں ۔ مکہ کے درمیان میں مقدس مسجد (خانۂ کعبہ) واقع ہے جس کے چاروں اطراف ایک سڑک گزرتی ہے ۔ اس سڑک پر سرنگیں ، پل اور سائبان پیدل چلنے والوں کے لیئے موجود ہیں ۔ مکہ میں جدید طبی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اور مواصلاتی نظام ملکی اور بیرونی ٹیلیفون کالوں کے لیئے موجود ہیں ۔

عرفات

ایک وسیع وادی میں ہے ۔ جو کہ مکہ سے ۲۵ کلومیٹر دور ہے ۹ ذی الحج کے روز اس وادی میں تمام حاجیوں کو جمع ہونا لازمی ہوتا ہے ۔

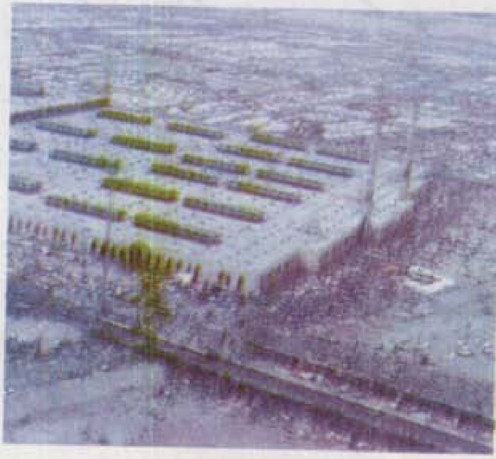
عرفات میں چند مقدس مقامات ہیں مثلاً جبل رحمۃ اور مسجد نمرہ جس کا رقبہ ۱۴,۰۰۰ مربع میٹر سے زیادہ ہے ۔ اور اس کی تعمیر پر ۲۸۶ میلن سعودی ریال خرچ ہوئے ہیں اس میں تمام سہولیات موجود ہیں ۔ حاجیوں کو سایہ مہیا کرنے کے لیئے اور موسم کو خوشگوار رکھنے کے لیئے عرفات میں ۱۰۰,۰۰۰ درخت لگائے گئے ہیں ۔

مزدلفہ

مزدلفہ ایک اور مقدس مقام ہے جو کہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ہے ۔ مزدلفہ وہ جگہ ہے جہاں حجاج عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں ۔ مزدلفہ میں بھی ایک مقدس یادگار ہے جہاں حجاج آرام کے ساتھ عبادت کرتے ہیں حکومت سعودی عرب اس مقدس مقام پر پانی اور طبی سہولتوں کا انتظام رکھتی ہے ۔ حکومت نے اس مقام کو توسیع کی ہے ۔ اور ایسی جگہ بنائی ہیں جہاں حجاج رات بسر کر سکیں، مزدلفہ میں "المشعر الحرام" ہے سعودی حکومت نے اسکی کافی توسیع کی ہے اور حجاج کرام صبح کو یہاں سے منیٰ کیطرف روانہ ہوتے ہیں ۔

منیٰ :۔ منیٰ، مکہ اور مزدلفہ کے درمیان واقع ہے۔ منیٰ میں مسجد خیف ہے۔ جس کا وسیع صحن ہے۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں بھی نماز ادا کی ہے ۔

منیٰ میں حجاج تین مقامات پر کنکریاں مارتے ہیں ۔ بڑے ، درمیانے اور چھوٹے شیطان پر۔ ہر سال حجاج کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے ایک بلند پل تعمیر کیا گیا ہے کہ حجاج سہولت کے ساتھ یہ مذہبی فریضہ ادا کر سکیں ۔ منیٰ کی پہاڑی پر حجاج کے



لیئے خیمے لگائے گئے ہیں اور زمین ہموار کر دی گئی ہے ۔ سڑکوں میں روشنی کا انتظام ہے اور فٹ پاتھ بنے ہوئے ہیں ۔ پیدل مسافت کے لیئے مزدلفہ سے براستہ منیٰ خانہ کعبہ جانے والی سڑک کو سایہ دار بنایا گیا

ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر گنجائش نکالی گئی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے استعمال کے لیئے کافی ہو۔

پانی کے پائپ لائین اس طرح نصب کیئے گئے ہیں۔ کہ دو ملین کیوبک لیٹر پانی کی تقسیم ہو سکے۔ چودہ ہزار بیت الخلا بھی مہیا کیئے گئے ہیں۔ ٹریفک کے ہجوم کو کم کرنے کے لیئے شاہراہ شاہ عبدالعزیز تعمیر کی گئی ہے جو کہ منیٰ کو مقدس مقامات سے ملاتی ہے۔ یہ سڑک عزیزیہ اور مکہ میں کدی کے مقام سے گزرتی ہے اور چودہ مقامات پر ایکسپریس روڈ سے ملتی ہے۔ شاہراہ شاہ عبدالعزیز کے شمالی حصے میں ایک سرنگ تعمیر کی گئی ہے۔ جو کہ مکہ کی دائرے والی سڑک سے ملتی ہے۔ اور اسی قسم کا مقصد حاصل کرنے کے لیئے اور ٹریفک کی گنجائش بڑھانے کے لیئے شاہراہ شاہ خالد تعمیر کی گئی ہے۔ جو کہ سوق العرب سے شروع ہوتی ہے۔ اور پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی عزیزیہ کو منیٰ سے جدا کرتی ہے۔

آبِ زم زم

زم زم ایک تاریخی کنواں ہے۔ جو کہ باب بنی شیبا کے نزدیک ہے یہ حجرِ اسود سے اٹھارہ میٹر دور ہے۔ زم زم کی تاریخ حضرت اسماعیل کی والدہ بی بی حاجرہ کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ بی بی حاجرہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان اپنے معصوم بچے حضرت اسماعیل کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں مصروف تھیں۔ کہ اللہ کی رحمت سے اس مقام پر ان کو پانی کا ایک چشمہ مل گیا جس کو آبِ زم زم کا کنواں کہتے ہیں۔ بعد میں یہ کنواں بھر گیا اور جرہم کے

وقت میں اس کا نشان تک مٹ گیا۔ اس کے بعد حضور کے دادا حضرت عبدالمطلب کو خواب میں یہ جگہ نظر آئی۔ اور وہاں کھدائی کر کے یہ کنواں دوبارہ دریافت کیا گیا۔ یہ حضور کی پیدائش سے بہت پہلے کی بات ہے۔

صدیوں بعد ستره جمادی الاول ۱۳۹۹ ہجری (۱۹۸۹ء) کو مملکت سعودی عربیہ نے بڑی کاوشوں سے اس کنوئیں کی صفائی کرائی اور ایک نقشہ کے ذریعے اس کی پیمائش اور چشمہ نکلنے کی جگہ کی نشان دہی کی۔ حاجیوں کو صاف اور پینے کا پانی مہیا کرنے کے لیئے خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آلِ سعود نے اپنے خرچے پر ٹھنڈے پانی کا پلانٹ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ یہ پروجیکٹ ایک خیراتی پروجیکٹ ہے۔ جس میں پلاسٹک کی بوتلوں میں ٹھنڈا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ پلانٹ رمضان ۱۴۰۴ ہجری (۱۹۸۴) میں شروع کیا گیا اور یہ مغربی خطے کے محکمہ آب کی زیر نگرانی ہے

حج

حج ایک مذہبی فریضہ ہے جو مسلمان اسے ادا کرنے کے قابل ہوں ان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حج ایک فریضہ ہے اللہ کے لیئے ان لوگوں پر جو کہ سفر کے قابل ہوں ، اور اگر کوئی اس سے انکار کرتا ہے تو خدا کو اپنی کسی مخلوق سے کوئی حاجت نہیں) ۹۷ سورۃ آل عمران.

حدیث کی کتابوں مسلم اور بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے "

اسلام پانچ ستونوں پر قائم ہے

۱: ایمان کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اللہ نہیں اور محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم اس کے رسول ہیں

۲: نماز کا قائم کرنا

۳: غریبوں کو زکوٰۃ دینا

۴: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا

۵: حج کرنا ۔ اگر کوئی اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

حجاج کے لیئے مشورے

خانۂ کعبہ کے لئے اپنے گھروں سے روانہ ہوتے وقت مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیئں۔

۱: اپنے اہلِ خاندان اور دوستوں کو مشورہ دیں کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں اس کے احکامات مانیں اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے پرہیز کریں ۔

۲: ایک گواہ کی موجودگی میں اپنے مالی معاملات کی ہدایت کر دیں ۔ وضاحت کے ساتھ کہ کیا انکی ملکیت ہے اور کیا دوسروں کی ملکیت ہے ۔

۳: جو ملکیت غلط طریقوں سے حاصل کی گئی ہو وہ ان کے جائز مالکان کو لوٹا دیں ۔

۴: اپنے عمرہ اور حج کے اخراجات کے لیئے اپنی جائز اور حلال آمدنی استعمال کریں

۵: دوسروں سے حسد اور جلن نہ رکھیں اور نہ ان چیزوں کی خواہش رکھیں جو دوسروں کی ملکیت ہوں ۔

۶: معلومات حاصل کریں ۔ کہ ان کو مقدس مقامات پر کیا کرنا ہے ۔ اور کیسے صحیح طریقے سے حج اور عمرہ کے فرائض ادا کرتے ہیں ۔

اوّل : احرام

احرام کے معنی احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرنے کے ہیں ۔

احرام وہ پہلی چیز ہے جو کہ ایک حاجی کو کرنا چاہیے ۔ احرام کے لیئے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال کرنا چاہیے ۔

۱: احرام باندھنے کا مقام

۲: احرام باندھنے کے اوقات

۳: احرام کی قسمیں

۴: احرام کی نیت

۵: احرام کی پابندیاں

۱ : احرام باندھنے کا مقام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مقامات کی نشان دہی کی ہے۔ جہاں سے ایک حاجی کو بغیر حالت احرام کے نہیں گزرنا چاہیے . یہ مقامات درج ذیل ہیں .

i ذوالحلیفہ : اس کا موجودہ نام ابیار علی ہے ۔ یہ احرام کا مقام ان لوگوں کے لیئے ہے جو مدینہ کے رہنے والے ہیں ۔ یا ان حاجیوں کے لیئے ہے جو مدینہ سے ہوتے ہوئے مکہ جائیں .

ii الجحفاء : یہ رابغ کے نزدیک ساحلِ سڑک پر واقع ہے ۔ اب لوگ الجحفا کی بجائے رابغ سے احرام باندھتے ہیں ۔ یہ مقام ان لوگوں کے لیئے ہے جو مراکش شام اور مصر کے رہتے والے ہوں یا ان راستوں سے مکہ کی طرف آرہے ہوں

iii یلم لم Yelomlem : موجودہ نام السعادیہ ۔ یہ مقام احرام ان لوگوں کے لیئے ہے جو یمن کے رہنے والے ہیں یا اس طرف سے آرہے ہوں ۔

iv قرن المنازل : اس کو السیل بھی کہتے ہیں ۔ یہ مقام احرام نجد کے رہنے والوں کے لیئے ہے یا ان لوگوں کے لیئے جو اس طرف سے آرہے ہوں .

v ذات عرق : یہ مقام احرام عراق میں رہنے والے لوگوں کے لیئے ہے یا اِن لوگوں کے لیئے جو اس طرف سے آرہے ہوں .

vi کوئی بھی شخص جسکی رہائش مکہ اور اوپر لکھے کسی ایک مقام کے بیچ میں ہے . وہ اپنے گھر سے احرام باندھ سکتا ہے .

جو لوگ مکہ میں مقیم ہیں ان کو اپنے گھر سے احرام کے مقام پر جاکر احرام باندھنا چاہیے اگر انکی عمرے کی نیت ہو ۔ مگر حج کا احرام وہ اپنے گھر سے باندھ سکتے ہیں ۔

البتہ وہ لوگ جو احرام کے مقام سے گزر جانے کے بعد عمرے یا حج کا ارادہ کرتے ہوں ان کو اسی وقت اس جگہ سے احرام باندھ لینا چاہیے جہاں پر انھوں نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا

۲ : احرام کے اوقات

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ، حج کے لیئے جانے ہوئے مہینے - ۱۹۷ سورۃ البقرہ - یہ مہینے ہیں شوال ، ذی القعدہ ، اور ذی الحج کے پہلے دس روز - یہ طے ہے کہ حج کا احرام ان مہینوں کے علاوہ کسی اور وقت باندھنا غلط ہے - اور تمام آئمہ اس بات پر متفق ہیں -

حج کے احرام کا تعلق یوم عرفات سے ہے جبکہ عمرے کا احرام کا تعلق کسی مخصوص دن سے نہیں ہے - یہ کسی بھی وقت کسی بھی دن اور مہینے میں باندھا جا سکتا ہے -

احرام سے قبل کرنے کے کام

اگر احرام کی نیت کر لی جائے تو درج ذیل کاموں کی ادائیگی مستحب ہے -

ا ۔ حاجی کو چاہیئے کہ احرام باندھنے سے قبل اپنے ناخن کٹوا لے ، مونچھیں بنا لے ، بغلوں اور زیر ناف کے بال صاف کر لینے چاہئیں - کیونکہ حالت احرام میں یہ کام سخت منع ہیں - اگر کچھ مدت قبل یہ کام کر لئے ہوں - تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

ب ۔ غسل کرنا چاہیئے تاکہ میل اور پسینہ صاف ہو جائے - اور اگر کسی وجہ سے غسل نہیں کر سکا تو ضروری نہیں ہے -

ج ۔ مرد حاجیوں کو تمام سلے ہوئے کپڑے اتار دینے چاہئیں - جو اس نے پہنے ہوں

جنمیں کپڑے، بنیانیں اور جرابیں شامل ہیں۔ اسے ایک تہ بند اور چادر استعمال کرنا چاہیئے۔ جوتوں کے لئے جو مناسب سمجھے استعمال کرے۔ یہ بھی اجازت ہے کہ ٹخنوں کے نیچے والے موزے بغیر جراب کے پہنے۔ احرام کی دونوں چادریں سفید رنگ کی مستحب ہیں۔ یہ سفید چادریں صاف ہونی چاہیئیں۔ خواہ وہ نئی ہوں یا دھلی ہوئی ہوں۔ خواتین حاجیوں کو چہرے سے نقاب ہٹا دینی چاہیئے۔ اور اس کی بجائے چادر لے لینی چاہیئے۔ جس سے اس کا سر ڈھانپا ہوا ہو اور آدمیوں کی موجودگی میں اس چادر کا گھونگٹ نکال لے۔ اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے سر پر کوئی ایسی چیز نہیں رکھنی چاہیئے۔ جس سے چادر چہرے کو لگے۔ بعض عورتوں کو ایسا کرتے دیکھا گیا ہے۔ اور یہ سنت طریقہ نہیں ہے

عورتوں کو دستانے نہیں پہننا چاہیئیں۔ برقعہ، نقاب اور دستانوں کے علاوہ وہ اپنا عام لباس کسی بھی رنگ کا پہن سکتی ہیں۔ جس میں زینت شامل نہ ہو۔ کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتوں کا احرام مخصوص سبز رنگ کا ہونا چاہیئے۔ تو اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

د ۔ اچھی طرح غسل کرنے کے بعد حاجی اپنے بدن پر عطر استعمال کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد احرام کی نیت برائے حج یا عمرہ کرے، عطر احرام کی چادروں کو نہیں لگنا چاہیئے۔

۴ ۔ احرام کے معنی :۔

اوپر لکھی ہوئی تیاریاں کرنے کے بعد حاجی احرام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور احرام کے معنی ہیں کہ حاجی مناسک میں داخل ہونے کی نیت کر لیں اور نیت ضروری نہیں کہ زبان سے ادا کی جائے۔ احرام کی نیت فرض نماز کے بعد

مستحب ہے ۔ اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام سے قبل دو رکعتیں ادا کر لینی چاہئیں ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ وقت فجر اور عصر کے بعد کا نہ ہو ۔ اگر حاجی حج بدل کر رہا ہے تو احرام کے وقت اس کی طرف سے نیت کرنی چاہیئے اور اگر یہ الفاظ" لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ عَنْ فلاں..........) تو کوئی حرج نہیں ۔

۵ : احرام کی اقسام

احرام کی تین اقسام ہیں : ا) تمتع ب) قِران ج) اِفراد

سب سے بہتر تمتع ہے پھر قران اور آخر میں اِفراد

ا۔ تمتع :۔ اس قسم میں حاجی پہلے عمرہ کے احرام کی نیت کرتا ہے یعنی حج کے مہینوں میں اور پھر اس کی تکمیل کے بعد احرام کی نیت مکہ سے کرتا ہے ۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمتع میں حاجی کا عمرہ حج تک جاری رہتا ہے ۔ جو حاجی تمتع کے احرام کا انتخاب کرتے ہیں ان کو ایک قربانی دینی ہوتی ہے ۔

ب ۔ قِران (جڑا ہوا) : اس قسم کے احرام میں ایک حاجی اول عمرہ اور حج کے احرام کی ساتھ نیت کرتا ہے . یا دوئم عمرہ کے احرام کی نیت کرتا ہے مگر طواف کرنے سے پہلے حج کے احرام کی نیت بھی کر لیتا ہے .

اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ عید کے روز تک حالت احرام میں رہتا ہے . پھر وہ اپنا سر منڈواتا ہے ۔ تمتع کی طرح قِران میں بھی ایک قربانی دینی ہوتی ہے ۔

ج ۔ افراد : علیحدہ :۔ اس قسم میں حاجی صرف حج کے احرام کی نیت کرتا ہے اور وہ عید کے روز تک حالت احرام میں رہتا ہے ۔ پھر وہ کنکریاں مارتا ہے ۔

اور سر منڈواتا ہے۔ اسکو قربانی نہیں دینی ہوتی ہے ۔

۶ : احرام کی نیت

i : تمتع کی نیت یہ ہے "اے میرے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں ۔ میری مدد کر عمرہ اور حج کی تکمیل میں ۔ اے میرے اللہ اس عبادت کو قبول کر

ii : قران کی نیت یہ ہے "اے اللہ میں نیت کرتا ہوں عمرہ اور حج دونوں کے لیئے اے اللہ اس عبادت کو قبول فرما"

iii : افراد کی نیت یہ ہے :"اے اللہ میں نیت کرتا ہوں حج کے لیئے اے میرے اللہ اسے قبول فرما"

اگر کسی کو یہ خدشہ لاحق ہے کہ وہ بیماری یا خوف کی وجہ سے حج یا عمرہ ادا نہیں کرسکیگا۔ تو اسے احرام باندھتے وقت یہ نیت کرنی چاہیئے۔ اے اللہ اگر مجھے روکنے والے نے روک لیا تو میں احرام اسی جگہ کھول دوں گا ۔ اگر وہ اپنے مناسک ادا نہیں کرسکا تو اس پر کوئی دم لازم نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ احرام کی نیت کے بعد تلبیہ پکارنا چاہیئے ۔(لبيك اللهم لبيك .... الخ) مردوں کو اونچی آواز میں اور عورتوں کو آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھنا چاہیئے ۔

نوٹ

خواتین دوران ایام اور ناپاکی کی حالت میں احرام باندھنے سے پہلے غسل کرلیں ۔ اگر ایام یا زچگی احرام کی حالت میں ہو جائے تو ان کو تمام

فرائض حسب معمول ادا کرنے چاہییے مگر خانہ کعبہ کا طواف اس وقت تک نہیں کرنا چاہیے جب تک پاک نہ ہو جائیں ۔
اگر عورت تمتع کے احرام میں ہے اور ایام شروع ہو جائیں عرفات کا دن آنے سے پہلے تو اسے فوراً حج کی نیت کر لینی چاہیے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمتع کا احرام تبدیل ہو کر قِران کا احرام بن جاتا ہے اور اب وہ عرفات کے لیئے جا سکتی ہے ۔ اب وہ تمام مذہبی احکام پورے کرے مگر طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان اس وقت تک سعی نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے ۔

۲ : ہوائی جہاز سے آنے والے حاجی کو اس وقت احرام باندھ لینا چاہیے جبکہ اس کا جہاز مقام احرام کے اوپر آجائے ۔ اس کو تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ وہ جدہ ایئر پورٹ پہنچ جائے ۔ جدہ مقام احرام صرف ان لوگوں کے لیئے ہے جو وہاں کے رہائشی ہیں یا وہ لوگ جو وہاں پہنچ کر احرام کی نیت کریں ۔
ہوائی جہاز سے آنے والے حاجی کے لیئے بہتر ہے کہ وہ غسل کرنے کے بعد احرام کی چادریں باندھ لیں اور اس کے اوپر اپنا عام لباس پہن کر سوار ہو جائیں ۔ اور جب جہاز مقام احرام کے اوپر پہنچ جائے تو اپنا عام لباس اتار دیں ۔ اور حالت احرام کا آغاز کریں ۔
خواتین حاجیوں کے لیئے احرام کا کوئی مخصوص لباس نہیں ہے ۔ لہٰذا ہوائی جہاز سے آتے ہوئے وہ احرام کی نیت اپنے عام لباس میں کر لیں البتہ وہ اپنے دستانے

اور چہرے کا نقاب ہٹا دیں اور اپنا سر ڈھانپ لیں ۔

۳ : ایک آدمی کے لیئے اگر وہ کسی کا حج بدل یا عمرہ بدل کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ اس نے پہلے اپنا حج یا عمرہ کر لیا ہو ۔

۴ : کچھ حاجی اپنا سیدھا کاندھا کھول لیتے ہیں جب وہ احرام پہن لیتے ہیں نہ کہ جب وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہوں اس طرح کاندھا کھلا رکھنا صرف طواف میں ضروری ہے

حالت احرام کی پابندیاں

۱۔ عطر کا استعمال ممنوع ہے ۔ خواہ جسم پر لگایا جائے یا احرام پر خوشبو دار صابن اور مرہم بھی ممنوع ہے ۔

۲۔ ناخن کترنا سر کے بال کٹوانا یا کسی اور جگہ کے بال کاٹنا یا صاف کرنا بھی ممنوع ہے ۔

۳۔ مرد اور عورت دونوں پر حقوق زوجیت ادا کرنے کی ممانعت ہے ۔ اور نہ ہی وہ اس بارے میں گفتگو کریں ۔

۴۔ مرد اور عورت حاجیوں کو شکار کرنا منع ہے اور نہ ہی وہ کسی اور کی شکار کرنے میں کسی بھی طرح سے مدد کر سکتے ہیں ۔

۵۔ مرد حاجی اپنا سر نہ ڈھانپیں البتہ سائے کے لیئے چھتری استعمال کرنا گناہ نہیں ہے ۔

۶ : ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا مرد کے لیئے ممنوع ہے ۔ اور جوتوں میں چپل کو ترجیح ہے ۔ گھڑی اور چشمہ پہننا گناہ نہیں ہے ۔

۷ : خواتین کے لیئے دستانے اور چہرے کا نقاب ممنوع ہے ۔

تنعیم Taneem اور جعرانہ Jiranah مساجد کا بیان

۱ : مسجد تنعیم :- یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے حاجی صاحبان اپنے مقام احرام سے احرام باندھنے کے بجائے مسجد تنعیم جاکر احرام باندھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ مسجد تنعیم سے احرام باندھنا افضل ہے ۔ ایک اور طبقہ حاجیوں کا جو کہ مکہ میں موجود ہوتا ہے اکثر مکہ سے باہر مسجد تنعیم جاکر عمرہ کا احرام باندھتا ہے یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ حضرات غلطی پر ہیں ۔ اور ان کا ایسا سوچنا سنی سنائی باتوں کی وجہ سے ہے ۔ مسجد تنعیم کو کوئی خاص افضلیت حاصل نہیں ہے نہ ہی ہمارے نبی اور نہ ہی ان کے صحابہ کبھی اس مقصد کے لیئے مسجد تنعیم گئے ۔ درحقیقت یہ مسجد ہمارے نبی کے انتقال کے بعد تعمیر کی گئی ۔ اور مسجد عائشہ کے نام سے جانی جاتی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ ؓ زوجۂ رسول ؐ نے اس جگہ سے اپنے عمرے کے لیئے احرام باندھا تھا اس جگہ یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ایام کے دنوں میں عمرہ اور حج کا ارادہ کیا تھا جیسا کہ قران کی قسم ہے ۔ اور بعد میں جب انھوں نے جب ہمارے نبی سے

احرار کیا ایک علیحدہ عمرہ کرنے کے لیئے تو انھوں نے مقام تنعیم تجویز کیا جو کہ حضرت عائشہ کے معاملے میں قریب ترین اور موزوں مقام تھا۔ اس کے علاوہ اس مقام کی کوئی علیحدہ اہمیت نہیں ہے۔

لہذا وہ حاجی صاحبان جنہوں نے اپنے مقام احرام کی بجائے تنعیم مسجد سے احرام باندھا ہو غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہذا اس کے لیئے ان کو ایک جانور کی قربانی دینا ہوگی اور گوشت مستحق لوگوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

۲ : جعرانہ مسجد :- جعرانہ مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ یہ طائف کے مقابلے میں مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ مسجد تنعیم کی طرح کچھ حاجی صاحبان مسجد جعرانہ کو بھی افضل سمجھتے ہیں۔ جبکہ دوسری مساجد کے مقابلے میں اس کو کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اس غلط عقیدے کی بنیاد یوں ہے کہ جب ہمارے نبی حنین سے مکہ جا رہے تو آپ جعرانہ میں ٹھیرے اور وہاں آپ نے عمرے کی نیت کی۔

حضور کے دنوں میں نہ ہی آپ نے اور نہ ہی صحابہ نے مکہ چھوڑ کر جعرانہ جاکر احرام کی نیت کی لہذا چند حاجی صاحبان جو آج کل ایسا کرتے ہیں محض سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ ایسا کرنا نہ ہی سنت ہے اور نہ ہی کسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ ایسا کرنا سنت صرف ان حاجیوں کے لیئے ہے جو مکہ کو براستہ طائف جا رہے ہوں۔ ایسی صورت میں وہ اگر چاہیں تو احرام کی نیت کرنے کے لیئے اپنے راستے میں آنے والے کسی بھی مقام پر ٹھیر سکتے ہیں۔ خواہ یہ جعرانہ ہو یا کوئی اور جگہ۔

دوئم : مکہ میں ادا کرنے والے مذہبی احکامات

۱ : حج تمتع کے احرام کے احکامات :-

جب ایک حاجی تمتع کے احرام میں مکہ پہنچا ہے تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے جو کہ سات چکر ہوتے ہیں ۔ ہر چکر کا آغاز اختتام حجر اسود پر ہوتا ہے ۔ ساتوں چکر ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہے ترجیحی طور پر مقام ابراھیم پر رش کی صورت میں مسجد حرام میں کسی جگہ دو رکعت ادا کرے۔ ۔پھر وہ زم زم پر جا کر آب شفا پیتا ہے اس کے بعد

وہ جاتا ہے چلنے کے واسطے (کبھی کبھی قدرے دوڑتے ہوئے) صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان ۔ اس طرح چلنے کو سعی کہتے ہیں ۔ اور ایسا سات مرتبہ کرنا ہوتا ہے پہلی مرتبہ کا آغاز صفا کی پہاڑی سے ہوتا ہے اور اختتام مروہ کی پہاڑی پر ۔پھر مروہ سے دوسرا چکر شروع ہو کر صفا پر ختم ہوتا ہے ۔تیسرے چکر کا آغاز صفا سے ہوتا ہے اور اسی طرح سات چکر پورے کرنے ہوتے ہیں جو کہ صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتے ہیں ۔اب عمرے کی سعی مروہ کی پہاڑی پر مکمل ہو جاتی ہے ۔ مرد حاجی اپنا سر لازمی منڈھاتے ہیں یا ہر طرف سے بال کترواتے ہیں ۔ خواتین اپنے بالوں کے آخری کنارے تھوڑے سے کٹواتی ہیں ۔ ایسا کرنے پر عمرہ مکمل ہو جاتا ہے ۔ اور حاجی احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہن لیتا ہے ۔ اب چونکہ وہ حالت احرام سے فارغ ہو چکا ہے تو وہ سب کام کر سکتا ہے ۔ جو کہ حالت احرام میں ممنوع تھے ۔

ایک اہم بات

عمرہ درست ہو اور مکمل ہو اس کے لیئے تین ارکان ضروری ہیں ۔ الف) احرام ب) طواف ج) سعی ۔ اس کے علاوہ دو واجبات اور ہیں الف) مقام احرام کا خیال رکھنا ب) سر منڈوانا یا بال کتروانا

حج قِران اور افراد کے احرام کے احکامات

مکہ پہنچنے پر ترجیحاً ایک حاجی جو کہ قرآن یا افراد کے احرام میں طواف کے سات چکر خانہ کعبہ کے لگاتا ہے ۔ اس کو طواف قدوم کہتے ہیں ۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی ہوتی ہے ۔ عمرہ اور حج دونوں کی سعی (قرآن قسم کے احرام میں) اور صرف حج کی سعی (افراد قسم کے احرام میں) طواف قدوم کے بعد کی جاسکتی ہے ۔ اور یا اس میں تاخیر کی جاسکتی ہے ۔ کہ طواف وداع سے پہلے کر لی جائے ۔

نوٹ

۱) طواف کی شرائط یہ ہیں ۔ الف) نیت جو کہ دل میں مانی جائے زبان سے کہنا ضروری نہیں ب) پاک ہونا ۔ ج) خانہ کعبہ کا طواف ۔ یعنی سات چکر جن کا آغاز اور اختتام حجر اسود پر ہو د) طواف کی حالت میں خانہ کعبہ ہمیشہ الٹے ہاتھ پر ہوگا ہ) طواف کے دوران حاجی کو حطیم (حجرِ اسماعیل) کے باہر سے اپنا چکر پورا کرنا چاہیئے ۔ اگر اندر سے چکر لگایا تو طواف پورا نہیں ہوگا ۔

طواف قدوم اور طواف عمرہ کے دورن مرد حاجی کے لیئے افضل ہے کہ وہ سیدھے کاندھے کو کھلا رکھیں اور جلد تیز قدم اٹھاتے ہوئے چلیں خصوصاً پہلے تین چکروں میں ۔

طواف اور سعی کے دوران کوئی مخصوص دعائیں نہیں ہیں البتہ حاجی اللہ اکبر کہہ سکتا ہے یا لا الہ الا اللہ اور یا پھر وہ قرآن شریف سے کچھ سورتیں پڑھ سکتا ہے ۔ اسے حجر اسود کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دینا کافی ہے اگر ممکن ہو تو رکن یمنی کو چھو سکتا ہے یا پیار کر سکتا ہے ۔ اگر دشواری ہو تو صرف گزرتا چلا جائے رکن یمانی کی جانب اشارہ کرنا یا بوسہ لینا ضروری نہیں ہے ۔

سعی کی شرائط یہ ہیں :- (الف) نیت (ب) طواف کے بعد کی جائے (ج) سات چکر لگائے جائیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ۔

اگر سعی اور طواف کے دوران فرض نماز کا آغاز ہو جائے تو سعی یا طواف روک کر نماز ادا کرے اور نماز کے بعد دوبارہ وہیں سے آغاز کرے جہاں نماز سے پہلے سعی چھوڑی تھی ۔

سوئم: یوم ترویہ کے مذہبی احکامات

یوم ترویہ ۸ ذی الحج کو ہوتا ہے۔ ایک حاجی کے لیئے یہ افضل ہے کہ اگر وہ عمرہ کی ادائیگی کر چکا ہو تو وہ حج کا احرام یوم ترویہ کی سہ پہر کو باندھ لے (تمتع کے احرام) سب سے پہلے اسے غسل کرنا چاہیے پھر حج کے احرام کی نیت کرنی چاہیے اور وہ اپنی رہائش کی جگہ پر ایسا کر سکتا ہے ۔ وہ حاجی جو قرآن یا افراد کے احرام میں ہوں وہ یوم ترویہ تک اسی احرام میں

رہتے ہیں ۔
دوپہر میں تمام حاجی اپنی رہائش سے منیٰ جاتے ہیں ان کو خانۂ کعبہ کے اطراف نہیں جانا چاہیے ۔ منیٰ میں وہ ظہر، عصر، مغرب اور عشأ کی نمازیں پڑھتے ہیں ۔ (اپنے مقررِ اوقات پر) مگر وہ ان نمازوں کو قصر کرتے ہیں یعنی چار رکعت کی نمازوں کی جگہ دو رکعت پڑھتے ہیں ۔

چوتھا :- عرفات میں قیام :-

نو (۹) ذی الحج کو طلوعِ آفتاب کے وقت تمام حاجی صاحبان منیٰ سے عرفات چلے جاتے ہیں ۔ جب وہاں پہنچتے ہیں تو اپنے اپنے خیموں میں قیام کرتے ہیں ۔ انکو جبل عرفات کو جاکر دیکھنا یا اس پر چڑھنا ضروری نہیں ہے سہ پہر میں وہ ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھتے ہیں جسکی اذان ایک ہوتی ہے مگر نمازیں علیحدہ علیحدہ ۔ یہ دونوں نمازیں قصر کرکے پڑھی جاتی ہیں یعنی چار رکعتوں کی جگہ دو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں پھر باقی تمام دن قبلہ رخ ہو کر اللہ کی تعریف اور ذکر میں گزارا جاتا ہے ۔ اور اس سے رحم اور مغفرت طلب کی جاتی ہے ۔ مغرب تک وہ اسی حالت میں رہتے ہیں ۔ اسکے بعد مزدلفہ کو روانہ ہو جاتے ہیں اگر کوئی حاجی سورج غروب ہونے سے پہلے مزدلفہ روانہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ واپس لوٹ آئے اور مغرب تک عرفات میں قیام کرے ۔ مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حاجی صاحبان اللہ کی تعریف اور ذکر کرتے رہتے ہیں ۔ اور اس سے رحم اور مغفرت مانگتے رہتے ہیں ۔

نوٹ :۔ ایک حاجی کا عرفات میں قیام کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک انتہائی کم سے کم ہونا چاہیے۔ اتنا کم بھی کافی ہے کہ وہ بس عرفات سے گزر جائے ۔

پانچواں :۔ مزدلفہ میں رات کا قیام

مزدلفہ میں حاجی صاحبان مغرب اور عشا کی نماز یں ملا کر پڑھتے ہیں ۔ اذان ایک ہوتی ہے مگر دونوں جماعتیں علیحدہ علیحدہ ۔ عشا کی نماز مختصر کر کے دو رکعت پڑھی جاتی ہے ۔ رات وہاں گزاری جاتی ہے ۔ آدھی رات کے وقت ناتواں (بزرگ بچے ، عورتیں اور جو لوگ ناتوانوں کی مدد کر رہے ہوں) مزدلفہ چھوڑ کر تیز رفتاری سے منیٰ کی طرف روانہ ہو سکتے ہیں ۔ جبکہ جو حاجی بہتر صحت میں ہوں ان کو صبح تک مزدلفہ میں قیام کرنا چاہیے پھر وہ فجر کی نماز پڑھیں اور باقی ماندہ وقت طلوع آفتاب تک اللہ کی تعریف اور ذکر میں مصروف رہیں ۔ اور طلوع آفتاب سے کچھ قبل تیزی سے چلتے ہوئے وہ منیٰ کو روانہ ہو جاتے ہیں ۔ مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہونے کا وقت آدھی رات سے لے کے سورج کے طلوع ہونے سے کچھ دیر قبل تک رہنا ہے ۔ وہ حاجی صاحبان جو آدھی رات سے پہلے ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں اور واپس لوٹ کر نہ آئیں ان کو قربانی دینا ہوتی ہے ۔ اس لیئے کہ مزدلفہ میں رات کا قیام حج کی صحت کے لیئے واجب ہے ۔

چھٹا :۔ یوم عید کے احکامات

۱۔ منیٰ میں یا راستے سے حاجی صاحبان کنکریاں چنتے ہیں تینوں شیطانوں

کے لیئے اور تین دنوں کے لیئے ہر ایک شیطان کے واسطے ہر روز کے لیئے سات سات کنکریاں ہوتی ہیں۔ ہر کنکری چنے کے دانے سے تھوڑی بڑی ہوتی ہے۔ منیٰ میں حاجی کنکری پھینکنے کا آغاز عقبیٰ سے کرتا ہے۔ یہاں ہر حاجی باری باری ہر شیطان پر سات کنکریاں پھینکتا ہے۔ ہر دفعہ ہاتھ بلند کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتا ہے۔ کنکریاں احتیاط سے پھینکنی چاہیے۔ کہ بنیاد میں بنی ہوئی دیوار کے اندر جا گریں۔ گو کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ اس کے اندر رک جائیں۔ کنکری مارنے کا وقت آدھی رات سے غروب آفتاب ۱۰ ذی الحج تک ہے۔ ترجیحاً حاجیوں کو جو کہ صحت مند ہوں سورج طلوع ہونے کے بعد کنکریاں مارنی چاہیے۔ کنکریاں مارنے کے بعد حاجی کو جو کہ تمتع یا قران کے احرام میں ہو ایک قربانی کرنی ہوتی ہے جو کہ عید کی صبح سورج طلوع ہونے کے بعد سے لے کر ۱۳ ذی الحج تک کی جا سکتی ہے۔ یہ افضل ہے کہ اگر قربانی کا کچھ گوشت کھا لیا جائے اور باقی تقسیم کر دیا جائے قربانی کے بعد مرد حضرات سر منڈواتے ہیں۔ یا بال کٹواتے ہیں جبکہ عورتیں اپنے بالوں کے کنارے تھوڑے سے کٹواتی ہیں۔ اب جبکہ مذہبی احکامات کی ادائیگی ہو چکی ہے حاجی صاحبان عام لباس پہن سکتے ہیں۔ عطر استعمال کر سکتے ہیں اور ہر وہ کام کر سکتے ہیں جو کہ حالت احرام میں منع ہے مگر وظیفہ زوجیت کی پابندی اس وقت تک برقرار رہتی ہے جبتک کہ خانہ کعبہ کا طواف افاضہ نہ کریں۔ اب جبکہ کنکریاں ماری جا چکی ہیں قربانی ہو چکی ہے اور سر منڈوایا جا چکا ہے یا بال کٹوائے جا چکے ہیں حاجی صاحبان براہ راست مکہ جا سکتے ہیں طواف افاضہ کرنے کیلئے عید کے روز۔ تمتع احرام کی

صورت میں طواف افاضہ کے بعد صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کی سعی کی جاتی ھے ۔جبکہ قرآن اور افراد احرام کی صورت میں جائز ہے کہ سعی طواف قدوم کے بعد کری گئی ہو یا اس میں تاخیر کی جائے اور طواف افاضہ کے بعد سعی کری جائے طواف افاضہ کو عید کے روز کرنا افضل ھے ۔ مگر یہ جائز ھے کہ اس کی ادائیگی کسی بھی وقت آدھی رات کو ۱۰ ذی الحج سے لیکر یوم تشریق تک کری جائے یعنی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذی الحج کو

نوٹ :۔

مذہبی احکامات کی ادائیگیوں کی ترتیب عید کے روز اسطرح ھے۔ (ا) کنکریاں مارنا ب) قربانی ج) سر منڈوانا یا بال کٹواتا د) طواف کی ادائیگی اور اس کے بعد سعی کرنا افضل ھے مگر یہ گناہ نہیں اگر سعی طواف سے پہلے کری جائے ۔

مندرجہ ذیل احکامات کی ادائیگیوں کے بعد حاجی حالت احرام کی پابندیوں سے فارغ ہوجاتے ہیں اور اب وہ سب کچھ جوکہ پہلے حالت احرام میں ممنوع تھا کرسکتے ہیں جس میں وظیفہ زوجیت بھی شامل ھے :۔

(الف) کنکریاں مارنا (ب) سر منڈوانا (ج) طواف افاضہ اور اس کے بعد کی سعی

اسکے برعکس اگر حاجی نے صرف دو احکامات بجائے تینوں کے ادا کئے ہوں تو وہ سب کچھ کرسکتا ھے مگر وظیفہ زوجیت کی پابندی برقرار رہے گی ۔

۲۔ قربانی کے جانور کی عمر اسطرح ہونی چاہیے : ۶ ماہ کا بھیڑ یا دنبہ / ایک سال کا بکرا / دو سال کی گائے / پانچ سال کا اونٹ ۔

ایک دنبہ بھیڑ یا بکرے کی قربانی ایک حاجی کی طرف سے ہوتی ھے جبکہ ایک گائے کی قربانی سات حاجیوں کی طرف سے کی جاتی ھے ۔جانور صحت مند ہونا چاہیے

کمزور اور بیمار نہیں ۔ حاجی کو جانور قربانی کر کے اس طرح چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے
بلکہ کچھ گوشت خود کھائیں اور باقی گوشت حاجتمندوں میں تقسیم کر دیں ۔
۴۔ ایک حاجی جو کہ قربانی کی سکت نہ رکھتا ہو اس کے بدلے میں ۳ دنوں کے روزے
رکھ سکتا ھے حج کے دنوں میں ترجیحاً یوم عرفہ سے قبل ۔مگر وہ ایام تشریق سے
پہلے بھی یہ ۳ روزے رکھ سکتا ھے ۔ اور مزید سات روزے اپنے گھر واپس
جانے کے بعد اسطرح کل ۱۰ روزے رکھنے ہونگے

ساتواں : ایام تشریق کے احکامات

ایام تشریق ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذی الحج کو کہتے ہیں ۔ ان دنوں میں ایک حاجی کو
مندرجہ ذیل کام کرنے ہوتے ہیں :۔
الف) رات کا زیادہ وقت منیٰ میں گذاریں اگر ایسا نہ کر سکتے ہوں بلا کسی معقول عذر
کے تو ایک قربانی ادا کریں ۔
ب) ان ایام کے دوپہر میں کنکریاں ماریں اور تمام فرض نمازوں کو انکے اوقات
پر ادا کریں ہر چار رکعت نماز کو مختصر کرکے دو رکعت ادا کریں ۔ دو یا زائد نمازوں کو
جمع کر کے نہ پڑھیں ۔

آٹھواں : کنکریاں مارنا

ذی الحج کی دوپہر میں ہر حاجی ۲۱ کنکریاں مارتا ہے جو کہ چنے کے دانے سے زرا
بڑی ہوتی ہیں وہ چھوٹے شیطان کے مقام سے شروع کرتا ہے جو کہ منیٰ سے متصل
جگہ ھے وہ ایک کے بعد ایک سات کنکریاں مارتا ھے ہر دفعہ ہاتھ بلند کرتے ہوئے

اللہ اکبر کہتا ھے ۔ وہ اسی طرح درمیانے اور پھر بڑے شیطان کے مقام پر کرتا ھے
ذی الحج کی دوپہر میں بھی وہ اسی طرح کرتا ہے جس طرح ۱۱ ذی الحج کو کر چکا ھے ۔
پھر ساری کنکریاں مارنے کے بعد وہ منیٰ سے روانہ ہونے میں جلدی کرتا ھے کہ غروب
آفتاب سے پہلے نکل جائے ورنہ پھر اسکو اپنے قیام میں تاخیر کرنا ہوتی ھے یعنی
۱۳ ذی الحج کو سورج غروب ہونے تک ۔ اسطرح اس کو مزید ایک رات منیٰ میں
گذارنی پڑتی ھے اور اس کے بعد دوپہر میں ایک مرتبہ پھر مزید کنکریاں مارنی
پڑتی ہیں ۔ اس کو تاخیر کرنا کہتے ہیں ۔ مگر جلدی کرنا افضل ہے ۔
جو حاجی صاحبان خود کنکریاں پھینکنے کی سکت نہیں رکھتے (بیمار ، عورتیں حالت ایام
یا زچگی کی حالت میں ، بچے اور ضعیف) وہ اپنی جگہ کسی اور کو نامزد کر سکتے ہیں کہ وہ
ان کی طرف سے کنکریاں ماردیں ۔

اہم نکات

حج کی تکمیل اور صحت کے لیئے یہ ارکان ضروری ہیں الف) احرام ب) عرفہ میں قیام ج) طواف اور سعی
اسی طرح حج کی صحت کے لیئے سات شرائط ضروری ہیں الف) احرام ب) عرفہ میں مغرب تک قیام
ج) مزدلفہ میں رات کا قیام د) منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں گزارنا ہ) کنکریاں مارنا و) سر منڈوانا
یا بال کٹوانا ز) طواف وداع کرنا کسی بھی ایک رکن کے پورا نہ ہونے سے حج نامکمل رہتا ہے ۔
جبکہ کسی بھی ایک شرط کے پورا نہ ہونے سے قربانی دینا پڑتی ہے ۔ جس کو کعبہ میں ذبح
کیا جاتا ہے اور گوشت محتاجوں میں بانٹا جاتا ہے اور حاجی کو خود اس کا گوشت کھانا
منع ہے ۔

نواں :- طواف وداع

حج کے تمام احکامات پورا کرنے کے بعد اور اپنے گھر جانے سے پہلے حاجی کو کعبہ میں جانا ہوتا ہے اور آخری طواف کرنا ہوتا ہے اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ اس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی ۔ ایام والی عورتیں یا زچگی کی حالت والی عورتیں پاک نہ ہونے کی وجہ سے یہ طواف نہ کریں ۔

حج کے دوران ہونے والی غلطیاں

یہ غلطیاں دو اقسام کی ہیں ۔ ایک وہ جن کا تعلق عقیدے سے ہے ۔ اور دوسری وہ جن کا تعلق شرائط حج سے ہے ۔

غلطیاں جن کا تعلق عقیدے سے ہے :- قبروں پر جانا ۔ مساجد اور دوسرے مقامات پر جانا، کچھ حضرات قبروں پر جاتے ہیں کہ مرحومین ان کے لئے خوش قسمتی کا باعث بن سکتے ہیں، ان کا عقیدہ ہوتا ہے کہ مرحوم شخص صراط مستقیم پہ تھا ۔

اب اللہ اور بندے کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے اور اللہ سے مغفرت اور رحم کی سفارش کر سکتا ہے یہ غلط عقیدہ سنی سنائی باتوں کی وجہ سے ہے خود ہمارے رسول قبروں پر جایا کرتے تھے اور اللہ سے دعا فرماتے تھے کہ وہ اس مرحوم پر رحم کرے اور اسکی مغفرت فرمائے سو لوگوں کو حضورؐ کی اس مثال پر عمل کرنا چاہیے ۔

ان کو قبروں پر صرف اسلیئے جانا چاہیے کہ ان کا آخرت پر یقین رہے اور اللہ سے اہلِ قبر کے لیئے رحم اور مغفرت کی دعا کرنی چاہیئے ۔ عورتوں کو کبھی بھی قبر پر نہیں جانا چاہیے ۔ کچھ حاجی حضرات اپنا وقت اور پیسہ ضائع کر کے مکہ اور مدینہ میں بعض مقامات کو دیکھنے جاتے ہیں ۔ بعض مسجد قبلتین اور اسی قسم کے

دیگر مقامات پر جا کر اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ کی مدد مانگتے ہیں جبکہ ہمارے نبی نے ہمیں بتا دیا ہے کہ دنیا میں صرف تین مساجد ہیں جہاں عبادت کے خیال سے جانے کے لیئے ایک مسلمان کو سفر کرنے کی اجازت ہے۔ (مکہ کی مقدس مسجد ۲۔ مسجد نبوی ۳۔ مسجد اقصیٰ) جبکہ مدینہ کے رہائشی مسجد قبا بھی جا سکتے ہیں۔ لہذا حاجیوں کو اپنے پیسے دوسرے اچھے کاموں میں خرچ کرنے چاہیئے مثلاً محتاجوں کو کھانا کھلانا۔

غلطیاں جن کا تعلق شرائط حج سے ہے :۔

الف) مقام احرام :۔ بعض عازمین حج جو کہ ہوائی جہاز سے آئے ہیں حج کا احرام جہاز میں اس وقت نہیں باندھتے جب جہاز مقام احرام کے اوپر ہوتا ہے بلکہ وہ انتظار کرتے ہیں کہ جہاز جدہ پر اتر جائے تب احرام باندھیں گے۔ جدہ مقام احرام نہیں ہے۔ ہر ایک کے لیئے یہ مقام احرام صرف جدہ میں رہائشی لوگوں کے لیئے ہے یا ان غیر رہائشی لوگوں کے لیئے جو جدہ پہنچنے کے بعد احرام کی نیت کریں۔ لہذا جو لوگ اس حکم کو نظر انداز کریں گے وہ لوگ گنہگار ہیں اور ان کو ایک قربانی دینی ہوگی۔

بعض مرد حاجی اپنے کاندھوں کو کھلا رکھتے ہیں حالت احرام میں صرف سیدھے کاندھے کو کھلا رکھنے کی اجازت ہے وہ بھی صرف طواف کے دوران باقی دیگر موقعوں پر کاندھے ڈھکے ہونے چاہیے

بعض خواتین حالت احرام میں سر پر مختلف قسم کی چیزیں پہنتی ہیں کہ ان کے چہرے کا نقاب چہرے کو چھوتے کی بجائے سر سے ہوتی ہوتی آگے تک جائے

اور پھر اسطرح لٹکے کہ نقاب چہرے کو نہ چھوئے مگر چہرہ ڈھکا رہے ۔
یہ رویہ غیر ضروری اور غلط ہے یہ گناہ کی بات نہیں اگر نقاب چہرے کو چھولے ۔

- بعض خواتین ایام کے دنوں میں احرام پہننے سے انکار کرتی ہیں جب وہ مقام احرام پر پہنچتی ہیں ۔ ان کا ارادہ ہوتا ہے کہ پہلے وہ پاک ہو جائیں جبکہ ایک عورت ایام کے دنوں میں احرام پہن سکتی ہے اور سارے مذہبی احکامات پورے کر سکتی ہے سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے ۔ لہذا اگر کوئی عورت ایام کے دنوں میں مقام احرام سے گزر جائے تو اس کو مقام احرام پر واپس لوٹنا چاہیے ۔ اگر کوئی عورت مقام احرام کے بجائے کسی اور جگہ پر احرام پہنے تو اسے قربانی دینی ہوگی

ب) طواف :-

۱۔ کچھ حاجی کچھ مخصوص دعائیں طواف کے دوران پڑھتے جاتے ہیں اور باقی حاجی ان دعاؤں کو ایک گروپ کی صورت میں اونچی آوازوں سے دہراتے جاتے ہیں ۔ یہ رویہ دو وجوہات کی بنا پر غلط ہے اول ہمارے حضور نے کبھی کوئی مخصوص دعا نہیں پڑھی دوئم اجتماعی دعا پڑھنا محض ایک سنی سنائی بات ہے ۔ نیز اس سے دوسرے حاجیوں کی عبادت میں خلل پڑتا ہے اور انکی ناراضگی حاصل ہوتی ہے ۔
دعائیں اور خدا کا ذکر انفرادی طور پر خاموشی کے ساتھ یا نیچی آوازوں میں کرنا چاہیے ۔

۲۔ بعض حاجی رکن یمانی کو پیار کرتے ہیں ۔ یہ بھی غلط عمل کرتے ہیں ۔ یہ صرف حجر اسود ہے جس کو چھونا، پیار کرنا یا بہت زیادہ بھیڑ کی وجہ سے اسکی سمت

اشارہ کرنا چاہیے رکن یمانی کو صرف چھونا چاہیے جب سہولت سے ممکن ہو اسے نہ پیار کرنا چاہیے نہ اس کی سمت اشارہ کرنا چاہیے۔
باقی دیگر کونوں کو نہ تو چھونا چاہیے اور نہ پیار کرنا چاہیے۔

ک) کچھ لوگ ہجوم میں ہنگامہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں کہ حجر اسود کو چھو اور پیار کرسکیں یہ رویہ بھی غلط ہے۔ اسطرح کی محنت کرنے سے نہ صرف تھکن حاصل ہوتی ہے بلکہ جلد بازی اور دھکا بازی عورتوں اور مردوں کے ہجوم میں کرنے سے غلط خواہشات پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہ جائز ہے کہ حجرِ اسود کو چھوا اور پیار کیا جائے جبکہ ایسا کرنا ممکن ہو۔ ایک حاجی کے لیئے یہ کافی ہے اگر وہ اس کے سمت صرف اشارہ بھی کردے۔ اس قسم کی ہنگامہ آرائی گناہ کا باعث ہوتی ہے۔

ج) سر منڈوانا یا بال کٹوانا
کچھ حاجی محض کسی حصے کے تھوڑے سے بال کٹواتے ہیں یہ حج اور عمرے کی صحت مند تکمیل کے لیئے مناسب نہیں یا تو سر منڈوانا چاہیے یا بال سر کے چاروں اطراف چھوٹے کرانے چاہیے

د) قیام عرفہ
بعض حاجی اس جگہ کی تلاش میں ناکام رہتے ہیں جہاں انہیں عرفہ کا قیام کرنا ہوتا ہے اور کسی غلط جگہ پر پہنچ جاتے ہیں غالباً وہ ان نشانات پر پوری توجہ نہیں دیتے جو عرفہ تک ان کی راہنمائی کے لیئے لگائے گئے ہیں۔ برعکس اس کے وہ عرفہ سے باہر کسی مقام پر قیام کر لیتے ہیں۔

بعض حاجی سمجھتے ہیں کہ ان پر واجب ہے کہ وہ جاکر دیکھیں تلاش کریں اور جبل عرفات پر چڑھیں تو وہ ایسا کرنے کے لیئے بے حد محنت کرتے ہیں گو کہ انھیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے لیئے کافی ہے کہ وہ عرفہ کی حدود کے اندر کسی جگہ بھی قیام کر لیں۔

کچھ حاجی حضرات پہاڑ کی جانب رخ کر کے دعائیں مانگتے ہیں یہ غلط ہے۔ مسلمان کو اپنے مذہبی فریقوں کی ادائیگی کے دوران صرف خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرنا چاہیے۔

بعض حضرات مغرب سے پہلے عرفہ سے روانہ ہو جاتے ہیں گو کہ انھیں مغرب کے بعد مقام عرفہ چھوڑنا چاہیے۔ جو حضرات مغرب سے پہلے یہ مقام چھوڑ جاتے ہیں اور واپس نہیں لوٹتے ان کو ایک قربانی کرنی ہوتی ہے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود مغرب تک عرفات میں ٹھہرے تھے۔ مسلمانوں کو حضور کی مثال پر عمل کرنا چاہیئے۔

مزدلفہ:۔ جب حاجی صاحبان مزدلفہ پہنچتے ہیں تو ان کو مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھنی ہوتی ہے۔ انھیں وہاں رات بھی گزارنی ہوتی ہے اس وقت تک کہ صبح ہو جائے پھر انھیں فجر کی نماز ادا کرنی ہوتی ہے اور اس کے بعد سے لے کر طلوعِ آفتاب سے کچھ قبل تک کا وقت دعاؤں اور اللہ کے ذکر میں گزارنا ہوتا ہے اور اللہ سے رحم اور مغفرت طلب کرنی ہوتی ہے پھر وہ منیٰ کے لیئے روانہ ہوتے ہیں۔ ناتوان لوگ (خواتین، بچے، بیمار اور ضعیف) آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہو سکتے ہیں۔ بعض حضرات کھو جاتے ہیں اور مزدلفہ کی حدود سے باہر رات گزارتے ہیں جبکہ کچھ اور آدھی رات سے پہلے ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جاتے ہیں ان حضرات کو کفارے کے طور پر اللہ سے رحم اور مغفرت طلب کرنی چاہیے اور اس کوتاہی پر ایک

قربانی دینی چاہیے۔

۱۰) کنکریاں مارنا: حج کی شرائط میں سے ایک ہے۔ کنکریاں مارنا عید کے روز سے شروع ہوتا ہے اور باقی کنکریاں مارنے کے اوقات ایام تشریق کی سہ پہر ہے۔

کچھ حضرات عید سے پہلے آدھی رات سے قبل کنکریاں مار لیتے ہیں۔ جبکہ کچھ اور لوگ ایام تشریق میں کنکریاں مارتے ہیں مگر دوپہر سے قبل اس عمل کا کوئی صلہ نہیں ملتا یہ ایسا ہی جیسے فرض نماز وقت سے پہلے پڑھ لی جائے۔

کچھ حضرات اتنے فاصلے سے کنکریاں مارتے ہیں کہ کنکری نشانے کے مقام تک پہنچتی ہی نہیں یا وہ مینار پر مارتے ہیں جس سے کنکر لوٹ کر واپس آجاتا ہے اور اصل مقام سے باہر گرتا ہے ایسے عمل کا کوئی صلہ نہیں ہے۔ ایسے حضرات یا تو بہت جلدی میں ہوتے ہیں یا جانتے ہی نہیں کہ کنکری مارنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔

بعض صاحبان پہلے دن ہی تینوں دنوں کی کنکریاں مار لیتے ہیں اور پھر اپنے گھر کو روانہ ہو جاتے ہیں اپنے فرائض ادا کیئے بغیر۔ بعض حضرات پہلے دن تو کنکریاں مار لیتے ہیں۔ اور باقی دنوں کے لیئے یہ کام کسی اور کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ اور اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ اسطرح کرنے سے کہ ۱) کنکریاں الٹی سیدھی پھینکتے ہیں منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں گزارنا بھول جاتے ہیں۔ وقت آنے سے پہلے ہی طواف وداع کر لیتے ہیں۔ ایسے حاجی صاحبان کے لیئے بہتر ہوتا کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھیرے رہتے اپنا وقت اور پیسے اور محنت نہ ضائع کرتے۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے ((مکمل کرو حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کیلئے)) لفظ مکمل سے یہاں مراد ہے کہ سارے مذہبی فرائض اور شرطیں اچھی طرح سے پوری کی جائیں اللہ کے واسطے۔

خدا یہ بھی کہتا ہے :...... اگر کوئی حاجی جلدی کرتا ہے اور دو دن میں روانہ ہو جاتا ہے تو اس پر کوئی الزام نہیں اور اگر کوئی اس سے زیادہ وہاں ٹھیرتا ہے تو اس پر بھی کوئی الزام نہیں ...... کچھ حاجی اس سے یہ غلط مطلب نکالتے ہیں کہ دو دنوں سے مراد عید کے پہلے دو دن ہیں لہذا وہ ۱۱ ذی الحج کو روانہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم جلدی میں ہیں ۔ جبکہ دو دنوں سے مراد عید کے بعد کے دو دن میں یعنی ۱۱ اور ۱۲ ۔ لہذا ایک حاجی اگر جلدی میں ہو تو وہ ۱۲ ذی الحج کی سہ پہر کنکریاں مارنے کے بعد روانہ ہو سکتا ہے ۔

کچھ اور حاجی حضرات کنکریاں مارنے کی ترتیب پر قائم نہیں رہتے وہ درمیانی مقام سے شروع ہو جاتے ہیں جبکہ ان کو چھوٹے مقام سے شروع کر کے درمیانے مقام سے ہوتے ہوئے بڑے مقام پر آنا چاہیے ۔

ذ) مسجد نبوی کو جانا :۔

حضور کی سنت کے لحاظ سے ایک مسلمان کے لیئے جائز ہے کہ وہ مدینے میں مسجد نبوی جائے ۔ حضور نے کہا تھا کہ صرف تین مساجد کے لیئے سفر اختیار کیا جا سکتا ہے ۔ ۱۔ مسجد حرام مکہ ۲۔ مسجد نبوی مدینہ ۳۔ مسجد اقصیٰ یروشلم ۔ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار نمازیں کسی اور مسجد میں پڑھنے کے برابر ہے سوائے مسجد حرام مکہ کے ۔ سو مسلمان کے لیئے جائز ہے کہ مسجد نبوی کو جائے ۔

الف) کچھ حاجی حضرات کا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کو جانا حج کی ادائیگیوں کا ایک لازمی حصہ ہے یہ عقیدہ غلط ہے کیونکہ حج مخصوص دنوں میں ہوتا ہے ۔

جبکہ مسجد نبوی کو جانا کسی وقت بھی ہو سکتا ہے ۔ مزید یہ کہ حج مکمل اور صحیح ہو جاتا ہے باوجود یہ کہ کوئی حاجی مسجد نبوی نہ بھی جائے ۔

ب) بعض افراد سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی کو جانا فرائض میں شامل ہے جبکہ کسی شخص پر کوئی الزام یا گناہ نہیں اگر وہ اپنی تمام عمر میں ایک دفعہ بھی مسجد نبوی نہ جائے

ج) کچھ حضرات سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی جانے کا مقصد روضہ رسول کی حاضری ہے یہ بھی غلط ہے اس سفر کا مقصد اللہ کی عبادت ہے ۔ البتہ مسجد میں موجود رہتے ہوئے ہر مسلمان کے لیئے ایک نادر موقع ہوتا ہے کہ وہ حضور کے پاس حاضری دے اور صحابہ کی قبروں پر جائے اس کے بعد کے بعد وہ ان کو اپنا سلام پیش کرے اور خدا سے ان کے لیئے رحمت کا طلبگار ہو ۔ وہ اس حد تک نہ جائے کہ سوچنے لگے کہ وہ اللہ اور بندے کے درمیان ایک رابطہ ہیں ۔

د) ایک اور غلط روایت یہ ہے کہ مسجد نبوی میں نماز میں پڑھنے کی تعداد مقرر ہے کچھ کہتے ہیں چالیس نمازیں یہ صحیح نہیں ہے حاجی کے لیئے کافی ہے کہ وہ جتنی بھی نمازیں پڑھ سکے ۔

ہ) کچھ حاجی صاحبان بہت بلند آواز میں دعائیں پڑھتے ہیں ۔ جبکہ وہ حضور کے روضے پر کھڑے ہوں یہ رویہ غلط ہے ۔ حاجی کو قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنی چاہیے ۔

اے اللہ ہمیں حق کی راہ دکھا اور پیروی کرنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھا ، اس سے بچنے کی توفیق دے ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں ۔ صلاۃ وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور صحابہ کرام پر نازل ہو ۔

مدینہ :-

مدینہ ایک ارضی جنت ہے جہاں حضور نے قیام فرمایا مکہ چھوڑنے کے بعد جہاں پر حضور اور صحابہ پر سختیاں کی گئی تھیں وہ مدینہ تشریف لائے اس کامل یقین کے ساتھ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مدینہ تمام مسلمانوں کے لیئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ مکہ کے شمال کی جانب ہے۔ جو کہ شاہراہ ہجرا ایکسپریس کے ذریعے ۴۵۲ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ مدینہ ۲۴/۳۶ درجہ عرض البلد اور ۲۸/۳۹ درجہ طول البلد پر واقع ہے یہ سطح سمندر سے ۶۲۵ میٹر بلند ہے۔ یہاں کا موسم ٹھنڈا رہتا ہے مگر گرمیوں کے ایام میں گرمی رہتی ہے یہاں دو پتھریلے علاقے ہیں۔ مشرق اور مغربی۔ اس میں تین داریاں ہیں جس میں مشہور عقیق GEQ ہے۔ اس کا رقبہ ۵۰ مربع کلومیٹر سے زیادہ ہے اور آبادی ۳۰۰،۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔

مدینہ پہلا اسلامی دارالخلافہ تھا۔ یہاں سے دعوت اسلام دی گئی مدینہ اب زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کر چکا ہے یعنی صحت زراعت، سڑکیں اور مواصلات۔ یہاں کی خاص فصل خشک کھجور ہے۔ مدینہ میں اسلامی یونیورسٹی ہے جہاں دنیا بھر سے طالب علم آتے ہیں۔ مدینہ نے بہت نشیب فراز دیکھے ہیں اور یہ کئی اسلامی معرکوں کا گواہ بھی ہے۔ جو کہ اسلامی تاریخ کی بنیاد ہے بہت سی جنگیں مدینہ اور اس کے اطراف میں لڑی گئیں۔ یہاں احد پہاڑ ہے جہاں اسلامی تاریخ کی دوسری بڑی اور فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔ پہلی بڑی جنگ جنگ بدر تھی

مسجد نبوی - مدینہ میں مسجد نبوی ہے جہاں حضور کا مقدس باغ ہے۔ حضور کی قبر اور انکے اصحابہ ابوبکر صدیق اور عمر ابن خطاب کی قبریں ہیں۔

مسجد قبا (قبیٰ)

قبا اسلام کی پہلی مسجد ہے ۔ حضور نے خود اس کی تعمیر میں حصّہ لیا تھا ۔ بعد میں مسجد کی تزئین اور اضافہ کا کام عثمان ابن عفانؓ نے کروایا (تیسرے خلیفہ) بعد میں پھر اسکی تزئین اور تعمیر امیر مدینہ عمر ابنِ عبد العزیز نے کروائی ۔ ایس کی تعمیر میں سب سے بڑا اضافہ کرنے کیلئے ۱۹۸۴ء میں عزت مآب خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز نے سنگِ بنیاد رکھا ۔ اس اضافہ کے بعد ۱۲ سے ۱۵ ہزار نمازیوں کی گنجائش مسجد میں ہو گئی ہے

مسجد قبا کی تعمیر اینٹوں کی ہے اس کے دو مینار اور ۵۸ گنبد ہیں ۵۵ پچاسی چھوٹے ہیں اور باقی تین بڑے ہیں ۔

آثار اسلامیہ

اسلامی کامیابیوں اور عظیم معرکوں میں مدینہ کا بڑا مقام ہے جس سے اسلام کی عظیم تاریخ لکھی گئی ۔ اِن میں شامل نشانیوں میں چند مساجد بھی ہیں جیسے کہ مسجد قبلتین اور مسجد جمعہ ۔ دوسری نشانیوں میں جبل اُحد ہے جو مدینہ کے شمال میں ہے ۔
جبل اُحد اور جبل تیر انداز BOWMEN کے درمیان شہدائے اُحد کی قبریں ہیں جن میں حضرتِ حمزہ کی بھی قبر ہے جو کہ حضور کے چچا بھی تھے ۔
جنت البقیع وہ قبرستان ہے جہاں بہت سے اصحاب رسول کی قبریں ہیں اِن ہی میں تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ابنِ عفانؓ کی بھی قبر ہے ۔

حاجیوں کیلئے خدمات

کئی سالوں سے حکومت سعودی عرب نے اس بات کا تہیہ کیا ہوا ہے کہ زائرین مکہ اور مدینہ کو بہترین خدمات اور سہولیات مہیا کی جائیں۔ حکومت کا مقصد زائرین کی مدد کرنا ہے کہ وہ اپنے مذہبی فرائض سکون امن آرام اور تحفظ کے احساس کے ساتھ ادا کر سکیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیئے حکومت سعودی عرب ہر سال اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیتی ہے اور ایسا مرحوم شاہ عبدالعزیز کے دنوں سے ہو رہا ہے۔ اس کی واضح مثال خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے منصوبے ہیں جس کی وجہ سے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ میں توسیع کی جا رہی ہے۔ مکہ اور مدینہ دونوں شہروں میں کافی ترقی کی گئی ہے۔ بالخصوص خدمات سہولیات اور ضروریات کے مہیا کیئے جانے میں۔ منیٰ کا مقام بھی زیادہ تعداد میں حاجیوں کے لیئے تیار کیا گیا ہے علاقے کو ہموار کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو موزوں کیا گیا ہے۔ اس طرح جبل عرفات کی سطح کو بہتر کیا گیا ہے۔ عرفات کے نچلے حصے میں درخت لگائے گئے ہیں۔ ٹریفک کی روانی کو بہتر بنانے کے لیئے بہت سے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ جن میں سڑکوں، پلوں، اور سرنگوں کی تعمیر شامل ہے جو کہ پہاڑوں میں سے گزرتی ہیں۔ ان میں سے چند منصوبے گاڑیوں کے لیئے ہیں جبکہ چند اور پیدل راہگیروں کے لیئے ہیں۔ مکہ میں داخل ہونے کی جگہ پر نجی گاڑیوں کے لیئے پارکنگ کی جگہ تعمیر کی گئی ہیں۔ صرف عوام کے استعمال میں آنے والی گاڑیوں کو خانہ کعبہ کے قریب تک جانے کی اجازت ہے جن میں بکثرت

عازمین سفر کرتے ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد ٹریفک کی روانی کو بڑھانا ہے۔
پینے کا پانی بھی مقدس جگہوں تک مہیا کروایا گیا ہے جو کہ الشعیبۃ SHA,ELBA
پلانٹ سے مہیا ہوتا ہے جو کہ جدہ کے قریب ہے۔ اس اسٹیشن میں ۵۰ ملین
گیلن پانی کی روزانہ گنجائش ہے۔ پانی کے بڑے ذخیرے مقدس مقامات میں
تعمیر کئے گئے ہیں۔ منیٰ میں ۸۰,۰۰۰ میٹر لمبی پائپ لائن ڈالی گئی ہے خادم حرمین شریفین
شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اپنے ذاتی خرچے پر پینے کے پانی کے پلانٹ کی تعمیر عازمین حرم
کیلئے صدقہ کے طور پر کرائی ہے۔ پلانٹ میں ۵۰ ملین پلاسٹک کی بوتلوں میں
پینے کے پانی کی گنجائش موجود ہے۔ دوسرے منصوبے جو مقدس مقامات پر بنائے
گئے ہیں ان میں منیٰ کا جدید مذبحہ خانہ شامل ہے۔ اور ۱۴,۰۰۰ سے زیادہ بیت
الخلاء کی تعمیر۔ اس کے علاوہ وزارت حج اور اوقاف نے مقدس مقامات پر
نئی نئی مساجد تعمیر کروائی ہیں، اور پرانی مساجد میں تزئین اور اضافے کروائے ہیں۔

مکمل نگہداشت

جبکہ حج کا وقت قریب آرہا ہے مملکت سعودی عرب نے اپنے تمام انسانی
و دیگر ذرائع استعمال کر کے عازمین کی خدمات اور دیکھ بھال کو یقینی بنا لیا ہے ان
کی آمد کے وقت سے بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے لیکر ان کی واپسی کے وقت تک
حکومت کی تمام متعلقہ وزارتیں شعبے اور ادارے ایک دوسرے سے تعاون کرتے اور مل
جل کر کوشش کرتے ہیں کہ عازمین کو اعلیٰ معیار کی خدمات اور سہولیات مہیا کریں۔ یہ متعلقہ
حکومت کے ادارے اپنے منصوبے اور حکمت عملیاں حاجیوں کی آمد سے بہت پہلے بنا لیتے ہیں
عازمین حج کی اعلیٰ کمیٹی جس کے سربراہ ہز رائل ہائی نس شہزادہ نائف بن عبدالعزیز

(وزیر داخلہ) ہیں کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام متعلقہ ادارے اپنے وسائل میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ کہ مہمانوں کو بہتر خدمات مہیا کی جاسکیں۔

متعلقہ اداروں کی کاوشوں کی مثالیں:۔

وزارت حج واوقاف:۔ اس وزارت کے کام میں یہ بات شامل ہے۔ کہ عازمین کی صحت و سہولیات کے مہیا کرنے کے کام کی دیکھ بھال ہو۔ وزارت کے کام میں مقدس مقامات کی ضرورت کے لحاظ سے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے اِنتظامات کی دیکھ بھال شامل ہے۔

وزارت اِن غیر سرکاری اداروں کے کام کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ جو کہ عازمین کی رہنمائی اور امداد کے کام انجام دیتے ہیں۔ وزارت مقدس مقامات پر مساجد اور یادگاروں کی دیکھ بھال کے اِنتظام بھی کرتی ہے۔

عازمین کے معاملات کے اِنتظامات کے ادارے میں ۱۸ ، کام کرنے والے یُونٹ شامل ہیں۔ جن میں منیٰ اور عرفات لینڈ یونٹ شامل ہے۔ جو کہ عازمین کے لئے زمین تیار کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس میں ایک یونٹ ہے۔ جو کہ عازمین کے خیموں کی نگرانی پر مامور ہے۔ ایک یونٹ عازمین کے اِستقبال کے لئے، عازمین کی شکایت کا یونٹ جس کی مکۃ المکرمہ میں چار ۴ برانچیں ہیں۔ جو کہ حرم کے نزدیک ہیں۔ مدینہ میں اور شاہ عبدالعزیز ائر پورٹ پر ہیں۔

ایک یونٹ ان عازمین کے اِستقبال کے لئے ہے۔ جو کہ اپنے راستے بھُول گئے ہوں۔ ایک اور یُونٹ گمشدہ پراپرٹی کے لئے ہے۔ ایک یونٹ اِسلامی تعلیمات اور رہنمائی کے لئے اور ایک یُونٹ طبی نگہداشت کے لئے ہے۔ ۱۸ قومی ادارے ہیں۔ جو کہ اُن عازمین کی رہنمائی کے لئے ہیں جو کہ عرب وغیرعرب

افریقی ممالک اور مشرقِ ایشیا، ترکی، یورپ، ایران اور امریکہ سے آتے ہوں، مدینہ میں بھی ایک قومی ادارہ ہے۔ جو کہ ان عازمین کی مدد کرتا ہے۔ جو کہ مسجد نبوی آتے ہیں۔ جدہ میں ایک متحدہ ادارہ ہے۔ جو کہ ہوائی جہاز، بحری جہاز اور زمینی راستوں سے آنیوالے عازمین کا استعمال کرتا ہے۔ راہنمائی کرتا ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ اُن کو ہر قسم کی ضروری خدمات اور سہولیات مہیا رہیں کہ ان کے آرام میں اضافہ ہو۔ یہ دفتر عازمین کے لئے مکہ اور مدینہ جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام کرتا ہے۔ دی کار جنرل یونین (THE CAR GENERAL UNION) 1372 ہجری (1952) میں قائم ہوئی۔ یہ بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کہ آمد و رفت کا انتظام تسلی بخش ہو اس ادارے میں گیارہ ٹرانسپورٹ کمپنیاں ہیں۔ یونین کے پاس سات ہزار آٹھ سو گاڑیاں ہیں۔ سعودی کلیکٹیو ٹرانسپورٹ کمپنی بھی ایک ہزار سے زائد گاڑیاں مہیا کرتی ہیں۔ نائب وزارت برائے حج و اوقاف کے بہت سے یونٹ کی دیکھ بھال میں مسجدوں کا انتظام، مقدس یادگاروں کا، احرام کے مقامات کا اور سڑکوں کی دیکھ بھال کا کام شامل ہیں۔ اس وزارت نے جو مساجد تعمیر کیں اُن میں سب سے بڑی مسجد نمرہ ہے۔ اس کی دو منزلیں ہیں۔ اور ۳۰٫۰۰۰ افراد کی گنجائش ہے۔ مسجد میں ایک اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں غریبوں کے لئے شاہ عبدالعزیز کی طرف سے خیراتی کھانے کا انتظام ہے۔

جن دوسری مساجد کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ اس میں مسجدِ خیف (منیٰ) اور مقدس یادگاری مسجد مزدلفہ شامل ہے۔ اس مسجد کا رقبہ

۵,۴۰۰ مربع میٹر ہے۔

وزارتِ داخلہ :-

وزارتِ داخلہ کی ذمہ داری میں عازمین کے تحفظات شامل ہیں۔ وزیرِ داخلہ اور صدر برائے عازمین کی اعلیٰ کمیٹی ہزرائل ہائی نیس شہزادہ نائف بن عبدالعزیز اور نائب وزیرِ داخلہ ہزرائل ہائی نیس شہزادہ احمد بن عبدالعزیز مل کر کام کرتے ہیں۔ اور ہدایات جاری کرتے ہیں اور نگرانی کرتے ہیں۔ تمام متعلقہ اداروں کو جو کہ وزارتِ حج اور اوقاف سے منسلک ہیں۔ کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کر کے عازمین کو ضروری سہولیات، خدمات اور تحفظ مہیا کیا جاتے۔

ان ڈیپارٹمنٹ اور ڈویژن میں یہ چیزیں شامل ہیں۔ • عوامی تحفظ، • ٹریفک کنٹرول • پاسپورٹ ڈیپارٹمنٹ • سول ڈیفینس اور • میڈیکل سروس ڈویژن، وزارتِ عازمین کی آمد سے بہت پہلے تحفظات کی منصوبہ بندی اور حکمت عملی تیار کر لیتی ہے۔ وزارت کی ماضی میں پالیسیاں بہت مؤثر رہیں اور مسلم اقوام کی سیکیورٹی کے اداروں نے ان کی بہت تعریف کی۔

پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن ڈویژن کا کام ہے کہ وہ ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں میں مناسب تعداد میں سٹاف مہیا کرے کہ وہ عازمین کا استقبال کریں۔ اور ضروری



کاموں کی تکمیل میں اُنکی مدد کریں۔ کئی سیکیورٹی کی ٹیموں کو مختلف علاقوں میں اِن سڑکوں کے کنارے پر مقرر کیا گیا ہے۔ جو مقدس مقامات کو جاتی ہیں۔ جو غیر ملکی مملکت میں مقیم ہیں۔ انھیں پانچ سال میں ایک بار حج

کرنے کی اجازت ہے۔ اس طرح ان لوگوں کو بھی موقع مل سکے گا۔ جنہوں نے پہلے حج نہیں کیا۔ ۱۴۱۰ھ میں ہجگمز ریسرچ سینٹر (اُم القریٰ یونیورسٹی) نے شاہ عبدالعزیز انٹرنیشنل ائرپورٹ اور جدّہ اسلامک سی پورٹ میں ایک فیلڈ اسٹڈی کا انتظام کیا۔ جس سے پتہ چلا کہ عازم کو تمام مراحل سے گزرنے کے لئے اوسطاً تیس منٹ لگتے ہیں اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ اوسطاً بیس منٹ میں ایک فرد کی تلاشی ہوتی ہے۔

محکمہ سول ڈیفنس کے منصوبے میں تمام سہولیات سے لیس سول ڈیفنس مراکز مکہ، مدینہ، منیٰ، مزدلفہ اور دوسرے مقدس مقامات پر مہیا کرنا شامل ہے۔



۱۴۱۰ھ میں مکہ میں سول ڈیفنس کے بیس مراکز قائم کئے گئے، بارہ موبائیل آگ بجھانے والے یونٹ، ۲۶ حفاظتی مراکز، ۲۷ آگ بجھانے والی نائب ٹیمیں اور فوری امداد کی ٹیمیں، دیکھ بھال کے لئے طبّی مراکز اور تمام ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے۔

منیٰ میں سول ڈیفنس اتھارٹی نے ۶ سول ڈیفنس کے مراکز، ۳۹ آگ بجھانے والی ٹیمیں، ۲۵ حفاظتی ٹیمیں مقرر کی ہیں۔ کیونکہ آگ بجھانے والے انجن، طویل فاصلوں کی وجہ سے مؤثر نہیں۔ پانچ طویل و بلند عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں جن سے سو میٹر کی دوری تک پانی پمپ کیا جا سکتا ہے۔

ٹریفک کنٹرول ڈویژن کا کام مکہ اور دوسرے مقدس مقامات پر

ٹریفک کے درست بہاؤ کی ضمانت مہیا کرنا ہے۔ ہیلتھ اینڈ سروس ڈویژن عازمین کی دیکھ بھال کے لئے مکہ، مدینہ اور دوسرے مقامات پر طبی مراکز اور ہسپتال کا اِنتظام کرتا ہے اور حفاظتی ٹیموں کی مدد کے لئے طبی ٹیمیں بھی اُن مقامات پر بھیجتا ہے۔

منیٰ میں پبلک سیکیورٹی کا من آپریشن چیمبر تمام ڈویژن کے کاموں میں رابطے کا کام کرتا ہے۔ یہ T.V کیمرہ اور مواصلات کی دوسری سہولتوں سے لیس ہے اور وہاں سارے مقدس مقامات کی نگرانی کرتا ہے۔

وزارت صحت:۔

ہر سال یہ وزارت اپنے منصوبے اور پالیسیاں وضع کرتی ہے۔ کہ عازمین کو شاندار دیکھ بھال مہیا کی جائے۔ ۱۴۱۲ھ (۱۹۹۲ء) میں ایک اندازے کیمطابق طبی دیکھ بھال کے مراکز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

۲۲ ہسپتال (۵٫۳۶۲ بستر) اور ۱۳۷ طبی دیکھ بھال کے مراکز جو کہ مقدس مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مکہ میں ۷ بڑے ہسپتال (۲۰۰۲ بستر) اور ۴۰ طبی مراکز ہیں۔ عرفات میں ۳ ہسپتال (۱۴۴۰ بستر) اور ۴۳ طبی مراکز منیٰ میں تقریباً ۴ ہسپتال (۹۶۸ بستر) اور ۲۴ طبی مراکز قائم ہیں۔ مزدلفہ میں ۶ طبی مراکز ہیں۔ مدینہ میں عازمین کے لئے ۸ ہسپتال (۱٫۲۵۱ بستر) اور ۴۸ طبی مراکز ہیں۔ جن میں سے ۲۱ مدینہ جانیوالی شاہراہ پر ہیں۔ ہر مرکز اپنے چاروں اطراف ۲۱ کلومیٹر تک طبی دیکھ بھال مہیا کرتا ہے۔

حج کے دنوں میں ڈاکٹروں، ٹکنیشنوں، نرسوں اور اِنتظامی عملہ کی تعداد ۱۰٫۰۰۰ تک ہوتی ہے۔ چونکہ گزشتہ سال حج سخت گرمیوں کے دنوں میں ہوا تھا۔

لہٰذا وزارت صحت نے صحت سے متعلق تعلیمی پروگرام کا اہتمام کیا کہ حاجیوں کو بتایا جائے کہ لُو لگنے سے کس طرح اپنے آپکو بچایا جا سکتا ہے۔

وزارتِ صحت ہسپتالوں میں ایسے خاص یُونٹ قائم کرتی ہے جو لُو لگ جانے والے عازمین کا علاج کر سکیں اور سخت گرمی سے متاثر ہونیوالے افراد کی دیکھ بھال کر سکیں ۔ ایسے خاص طبّی یُونٹ ۱۰۵ ہیں ۔ جن میں سے ۳۰ منیٰ میں اور ۱۶ مدینہ میں ہیں ۔ وزارت نے ۶ ایڈوانس طبّی مراکز بھی لُو لگ جانے اور گرمی سے متاثر ہونے والے عازمین کے لئے قائم کئے ہیں ۔ ایسے دو مراکز مکۃ المکرمہ، ۲ عرفات، ایک مدینہ اور ایک منیٰ میں ہے۔ ہر مرکز میں ۴۰ بستر ہیں اور ۱۰ یونٹ ۔ جن میں درجہ حرارت سے متاثر ہونیوالوں کا علاج کیا جاتا ہے، ہر مرکز میں ۷ ماہر ڈاکٹر ہیں جو اندرونی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں اور ۳ ڈاکٹر انتہائی نگہداشت کے ماہر ہیں ۔ اور انتظامی عملہ کے علاوہ ۱۸۵ نرسیں ہیں ۔

دس برس قبل لندن ٹراپیکل میڈیسن کالج کے ساتھ مل کر وزارت نے ایک بستر کی شکل کا آلہ تیار کیا ۔ جو لُو لگ جانے کے علاج میں استعمال ہوتا ہے اور بعد میں اسکو مزید بہتر بنایا گیا کہ جدید ہائی ٹیکنالوجی کے دور سے مطابقت رکھ سکے ۔ اس بستر کا نام "مکہ ایکویپمنٹ نمبر ۶" رکھا گیا ہے ۔

وزارت نے "رسٹ اسٹرپ" کا تجربہ بھی کیا یہ ایک پٹی ہے ۔ جو کہ عازم کی کلائی پر باندھی جاتی ہے ۔ جس میں اس کی شناخت اور طبّی حالت لکھی ہوتی ہے ۔

ہیں اور مذہبی کتابیں اور رسالے عازمین میں تقسیم کرتے ہیں۔

وزارتِ ڈاک، تار و مواصلات :

مملکتِ سعودی عرب کے پاس ایک بہت اعلیٰ ترقی یافتہ مواصلاتی نظام کا جال ہے۔ ۱۸۳ ممالک سے ڈائریکٹ ٹیلیفون کا رابطہ موجود ہے۔ مملکت میں ڈاک، ٹیلیکس اور تار کی جدید سہولیات موجود ہیں۔ وزارت کے پاس جامع منصوبہ ہے کہ ہر عازمِ حج کو یہ سہولت حاصل ہو کہ وہ اپنے اندرون ملک یا بیرون ملک رابطہ قائم کر سکے۔ ۱۴۱۲ھ میں وزارت نے مکۃ المکرمہ اور دوسرے مقدس مقامات کی شاہراہوں پر ۱۰۴۸ سکوں والے ٹیلیفون نصب کئے، جن میں ۶۶۰ بین الاقوامی ہیں اور ۱۷ ٹیلیفون کیبن بین الاقوامی رابطے کے لئے موجود ہیں۔

عازمین کی ڈاک کی خدمات مکۃ المکرمہ اور دوسرے مقدس مقامات پر کی خاصیت روزانہ خطوط اور پارسل کی ڈیلیوری ہے۔ مکۃ المکرمہ میں تقریباً ۱۴ ڈاکخانے اور ۳۲۴ پوسٹ بکس ہیں۔ جو تمام مسلم اقوام کو ڈاک کی خدمات مہیا کرتے ہیں۔

یکم ذی الحج سے بیس ذی الحج تک ڈاک کی تیز ترین ترسیل کا انتظام کیا جاتا ہے۔ عازمین کے خطوط کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور مختلف شناخت والے ڈاک کے تھیلوں میں رکھا جاتا ہے کہ فوری طور پر ہوائی ذریعے سے روانہ کر دیئے جائیں۔ عازمین کی پوسٹل سروس مسلم ممالک میں ۴۳ پوسٹ آفس باکس کے ذریعے مہیا کی جاتی ہے۔ پوسٹل سروس کا محکمہ کسی ایک مخصوص ہوائی کمپنی کی بجائے تمام ہوائی کمپنیوں کو استعمال کرتا ہے۔ پوسٹل سروس کے محکمہ کے

انتظامیہ سخت مدافعتی انتظام کرتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی چھوت کی بیماری مملکت میں داخل نہ ہونے پائے۔ لہذا ہر ایک کے لئے صحت اور صفائی کا ماحول مہیا ہو۔ ان مدافعتی انتظامات میں خطرناک بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگانا شامل ہے۔ بچاؤ کی ادویات کی ٹیمیں مقدس مقامات روانہ کی جاتی ہیں۔ کہ اعلیٰ درجہ کی صفائی کو یقینی بنایا جائے۔

وزارت صحت طبی پروگراموں کی نشریات کا بھی انتظام کرتی ہے۔ کہ حج کے دوران طبی معیار کو بلند کیا جاسکے۔

سعودی ریڈ کریسنٹ ایسوسی ایشن (SRCA) سعودی ہلال احمر

ہلال احمر عازمین کو شاندار طبی دیکھ بھال مہیا کرنے میں کوئی کمی نہیں رہنے دیتی۔ اس کی خدمات مکۃ المکرمہ تک ہی محدود نہیں بلکہ سارے مقدس مقامات کو جانے والی شاہراؤں کے ساتھ پھیلے ہوتے ہیں۔

۱۴۱۲ھ میں ایک اندازے کے مطابق SRCA کی زیر نگرانی چلنے والے طبی مراکز کی تعداد ۲۵۰ تھی۔ جس میں ۱۴۱ چلتے پھرتے اور ۱۱۳ صرف حج کے دنوں میں تھے۔ ایسوسی کے پاس ۴۲۸ ایمبولینس گاڑیاں اور ۵۸۹,۱ افراد کا عملہ ہے۔ تمام گاڑیوں اور مراکز میں جدید مواصلاتی نظام کا جال پھیلا ہوا ہے۔ تاکہ ہنگامی صورت میں عملہ فوراً حرکت میں آجائے۔

وزارتِ ٹرانسپورٹ:۔

وزارت ٹرانسپورٹ نے مکۃ المکرمہ کو دوسرے مقدس مقامات سے ملانے کے لئے پروجیکٹ کو کامیابی سے مکمل کیا۔ ان منصوبوں میں مکہ لنک روڈ شامل ہے۔ جس نے خانہ کعبہ کے اطراف ٹریفک کے بہاؤ کو بڑھانے میں خاص کردار

ادا کیا اور دوسرے رِنگ روڈ بھی عازمین کی سواریوں کے بہاؤ کو بڑھانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ دوسرے منصوبوں میں اجیاد، کدی سُرنگ، اجیاد الدائمی روڈ (مدینہ) اور جدہ، مکہ، مدینہ، تین لین کی دوہری ھجرہ ایکسپریس روڈ شامل ہیں۔

دی نیشنل گارڈ (NG):

نیشنل گارڈز کے تمام ڈویژن دوسرے متعلقہ سرکاری محکموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں کہ عازمین حرمین شریفین کو بہترین خدمات مہیا کریں۔

منیٰ میں N.G طبی مراکز کا ایک جدید ہسپتال جو ۶۰ بستروں پر مشتمل ہے اور جو لُو لگنے اور گرم موسم سے متاثر ہونیوالے مریضوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ خصوصی کلینک اور فارمیسی بھی موجود ہیں۔ جو عازمین کو مفت ادویات دیتی ہیں۔

عرفات میں ۱۴۰ بستروں کا ہسپتال ہے۔ مزدلفہ میں کئی طبی مراکز ہیں، اندازاً ۲۱۶ افراد کا عملہ ہے۔ جن میں ڈاکٹر، ٹیکنیشن اور انتظامی عملہ شامل ہیں۔

ایمرجنسی کیس سول ڈیفینس کے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے شاہ خالد نیشنل گارڈ ہسپتال جدہ لے جائے جاتے ہیں۔

نیشنل گارڈ رجمنز افیئرز منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں اسلامی اطلاعات کا انتظام کرتا ہے اور مبلغین کا تقرر کرتا ہے۔ جو عازمین کو معلومات فراہم کرتے ہیں منیٰ میں نیشنل گارڈز کا ایک ڈویژن برائے جنرل ریلیشن شپ موجود ہے جو ثقافتی اجتماعات کا انتظام کرتا ہے اور صبح و شام ریڈیو اور ٹیلیویژن پر ثقافتی اور تعلیمی قسم کے پروگرام نشر کرتا ہے۔ پروگراموں میں کلامِ پاک کی تلاوت اور احادیثِ نبوی شامل ہوتی ہیں، مذہبی لیکچر اور سمپوزیم کے علاوہ عازمین کی راہنمائی کے لئے مذہبی اور طبی نوعیت کی ہدایات

پروگرام بھی شامل ہیں۔

ایک لائبریری بھی ہے۔ جس میں قرآن پاک کے نمونے اور نیشنل گارڈز کی شائع کردہ دیگر مذہبی اور ثقافتی کتابیں موجود ہیں۔ نیشنل گارڈز ٹریفک کے بہاؤ کو ٹھیک رکھنے کے لئے اپنی ٹیمیں بھی روانہ کرتا ہے۔ نیشنل گارڈز کی دوسری ٹیمیں کھو جانے والے عازمین کی رہنمائی پر مقرر ہیں۔

وزارتِ دفاع اور ہوا بازی:

یہ وزارت حکومت کے دوسرے محکموں سے مل کر عازمین حرمین شریفین کو طبی تعلیم اور حفاظتی خدمات مہیّا کرتی ہے۔ زمینی عملہ ٹریفک کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ فوجی طبّی یونٹ اپنے طبّی مراکز اور چلتے پھرتے ہسپتال کے ذریعے عازمین کی طبّی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ یہ چلتا پھرتا ہسپتال آپریشن کرنے کی سہولیات سے لیس ہے۔ اسمیں کئی بستر ہیں اور انتہائی نگہداشت کا ایک یونٹ بھی ایمرجینسی کی صورت میں فوج کے ہیلی کاپٹر ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ کہ وہ مریض کو فوراً جدہ کے فوجی ہسپتال یا شہزادہ منصور فوجی ہسپتال طائف پہنچا دیں۔ جہاں عازمین کے لئے بہت سے بستر موجود ہیں۔

سعودی فضائیہ کے طیارے بھی شاہراؤں اور بھیڑ بھاڑ کی جگہوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اور معلومات دیتے رہتے ہیں، جن سے ٹریفک کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یہ طیارے .T.V کیمروں سے لیس ہوتے ہیں۔ اور عازمین کے عرفات میں موجود رہنے کے مناظر اور وہاں سے مزدلفہ روانہ ہونے والی گہما گہمی کو نشر کرتے ہیں۔

فوج کے مذہبی معاملات کے یونٹ تعلیمی پروگراموں کا انتظام کرتے

پاس ۱۳۰ بین الاقوامی ڈاکخانے ہیں۔ تیز ترین ڈیلیوری سروس کے علاوہ پوسٹل



سروس اور ایکسپریس پوسٹل سروس بھی موجود ہیں، جو کہ ۴۵ ریاست ہائے تک پہنچتی ہیں اور ایک الیکٹرونک پوسٹل سروس جو ۲۲ ریاستوں تک پہنچتی ہے۔ تمام ڈاک، تار اور مواصلات کے یونٹ چوبیس گھنٹے تک خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

وزارت اطلاعات :۔

ذرائع ابلاغ (ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبار) وزارتِ اطلاعات کے کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کو تمام سہولیات سے لیس کر کے ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ حج کے دوران عازمین کی فرائض کی ادائیگیوں کا احاطہ کرے وہ حج کی ادائیگی ساری دنیا میں نشر کرتے ہیں۔ وہ حج کی اہمیت اور مسلمانوں کو اس سے حاصل ہونے والے فوائد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ خدا کی وحدانیت کے مسلم عقیدے کی تشہیر کرتے ہیں۔ اور عازمینِ حج کے بھائی چارے، امن، اخوت اور اتحاد کے احساسات کو اجاگر کرتے ہیں۔ وزارت اطلاعات غیر ملکی نمائندوں کو اپنے پیغامات صاف صاف اور جلدی سے پہنچانے میں مدد بھی کرتی ہے۔

اعلیٰ دینی معلومات رکھنے والے عظیم اسلامی مبلغین کی مملکت میں موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سعودی عرب ٹیلیویژن (دو چینل) اور ۲۲ ریڈیو سٹیشن

عازمین کے لئے خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں۔ یہ مبلغین ان پروگراموں میں شریک ہو کر اسلام کے متعلق معلومات پہنچاتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ یہ مذہبی فریضہ کیسے بہتر طریقے سے ادا کیا جائے۔ دوسرے پروگراموں میں جو کہ نشر کئے جاتے ہیں۔ مقدس مقامات پر سات ریڈیو سٹیشن عازمین کے لئے براہِ راست خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں۔

مزید ۱۲، ریڈیو سٹیشن مختلف زبانوں میں دنیا کی تمام مسلم اقوام کیلئے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ سعودی عرب ٹیلیویژن کے دونوں چینل اور تمام ریڈیو سٹیشن



اور دوسرے اسلامی اور عرب ممالک کے ۲۹، ریڈیو سٹیشن بھی حج کے موقع کی نشریات کاسٹ کرتے ہیں جن میں عازمین حج کو عرفات میں ظہر اور عصر کی قصر نمازیں ملا کر مسجد نمرہ میں ادا کرتے ہوئے بتایا جاتا ہے۔ اسیطرح عازمین کی عرفات سے مزدلفہ روانگی بھی نشر کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت سعودی عرب تین سیٹیلائٹ مختص کرتی ہے۔

ان خدمات کے علاوہ سعودی عرب کی نیوز ایجنسی ان مذہبی ادائیگیوں کا احاطہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ وزارت عازمین میں تعلیمی اور ثقافتی کتب تقسیم کرتی ہے۔ سعودی عرب کے اخبارات روزانہ فرانسیسی، انگریزی اور دوسری

زبانوں میں ضمیمے شائع کرتی ہے۔ وزارتِ اطلاعات غیر ملکی مشن برائے اطلاعات کی مدد کرتی ہے اور سہولیات بہم پہنچاتی ہے کہ وہ ٹیلیفون، ٹیلیکس اور فیکس کے ذریعے اپنے پیغامات جلدی سے جلدی اپنے اپنے ممالک کو بھیج سکیں۔ اس قسم کے اطلاعاتی مشن کی تعداد بڑھ کر چالیس سے زیادہ ہے۔ جبکہ ۱۵۰ افراد کئی اسلامی اور عرب ممالک کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمی پروگرامز:

جنرل سیکرٹریٹ برائے اسلامک ورلڈ اورگنائزیشن کئی لیکچروں اور سمپوزیم کا انتظام کرتی ہے، جن میں بڑے بڑے علماء مسلمانوں اور اسلامی عقائد کے بارے میں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

جنرل سیکرٹریٹ آف دی ریلیجس افیئرز آف سائنٹفک ریسرچ، دعوٰی، افتاء اور مذہبی رہنمائی کے لئے کئی لیکچروں، سمپوزیم، ٹیلیویژن اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ اسباق کا اہتمام کرتا ہے۔ نیز مذہبی کتب تقسیم کرتا ہے۔ تقریبا ۲۰۰ مبلغین اور ۵۰ مترجمین ان میں حصہ لیتے ہیں۔

۱۴۱۲ھ میں تقریباً ۲،۱۹۰،۰۷ مذہبی کتابیں عربی میں اور ۲۳،۰۷۰۱ کتابیں ۳۶ غیر ملکی زبانوں میں تقسیم کی گئیں اور جید علماء اور معروف قرأ حضرات کی قرأت کی گئی قرآن پاک کی ۸۵،۶۰۰ کیسٹس بھی تقسیم کئے گئے۔ ان پروگراموں میں عازمین کو مذہبی معاملات میں مشورے بھی دیئے جاتے ہیں۔ عازمینِ حج، اور مسجدِ نبوی آنیوالے حضرات کو ۱،۱۰۸،۴۳۱ کارڈز دیئے گئے۔ جن میں بہت سی اہم ہدایات اور مشورے دیئے گئے ہیں۔

صدارت برائے معاملات حرمین:

دی حرمین افیئرز پریزیڈنسی، پلگرم ایج سیکورٹی فورسز اور ہولی ماسک افیئرز ڈیپارٹمنٹ آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ عازمین کے طواف اور سعی کے معاملات میں اور عازمین کو آبِ زمزم مہیا کرنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ طواف کرنے کی جگہ کے قریب آٹھ پانی کے ٹھکانے ہیں۔ ہر ایک میں چالیس تلکے لگے ہوئے ہیں۔ خانۂ کعبہ کے اطراف میں ۸,۰۰۰ ٹھنڈے پانی کے کولر بھی رکھے گئے ہیں۔ جو ہمیشہ آبِ زمزم سے بھرے رہتے ہیں۔ سپلائی کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لئے خانۂ کعبہ میں کئی جگہوں پر پانی کے ذخائر ہیں۔

وزارتِ تجارت:

وزارت تجاوزات مقدس مقامات پر آنے والے عازمین کو خوراک اور دوسری ضروریات مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ ڈیڑھ ملین سے زیادہ روٹیاں ایک ملین سے زیادہ برف کی سلیں عازمین کے لئے روزانہ مہیا کی جاتی ہیں۔ وزارتِ تجارت کی ٹیمیں باقاعدگی سے مقدس مقاموں کا دورہ کرتی رہتی ہیں اور اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کھانا فروخت ہو رہا ہے وہ معیاری ہے اور حفظانِ صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ وہ یہ بھی چیک کرتی ہیں کہ بازار میں کہیں کوئی ممنوعہ خورد و نوش کی اشیاء تو موجود نہیں ہیں اور ان لوگوں کو سزا دیتی ہیں۔ جو قانون توڑتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ کہ آیا کھانا مقررہ قیمتوں پر فروخت ہو رہا ہے کہ نہیں۔ وزارتِ تجارت مکہ میونسپلٹی اور مکہ کے گورنر کے دفتر کے ساتھ مل کر چیک کرتے ہیں کہ اشیائے خورد و نوش کی عام حالت مقدس مقامات پر کیسی ہے۔

مکۃ المکرمہ میونسپلٹی:

مکۃ المکرمہ میونسپلٹی مکہ کے علاقے میں صفائی، صحت اور حفظانِ صحت کے ماحول کو مہیا کرنے پر خاص توجہ دیتی ہے۔ تقریباً ۲۳،۰۰۰ ملازمین مکہ اور دیگر مقدس مقامات کی صفائی پر مامور ہیں۔

وہ دن کے چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ ۱۴۰۸ھ میں میونسپلٹی نے ایک قومی کمپنی کے ساتھ ایک پانچ سالہ معاہدہ کیا۔ مقدس مقامات کی صفائی کیلئے ایک اندازے کے مطابق معاہدے کے پہلے سال کے اختتام تک جو کوڑا کرکٹ جمع کیا جائے گا۔ اس کا وزن تقریباً ۲۱۱،۲۴۰ ٹن ہوگا۔ میونسپلٹی جدید اور ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے مطابق ہر سال صفائی کی مہم چلاتی ہے۔

سعودی عرب اسکاؤٹ:

سعودی عرب اسکاؤٹ میں ۱۵۰۰ اسکاوٹ لڑکے شامل ہیں۔ جو کہ سعودی حکومت کی ان کوششوں میں اس کا ساتھ دیتے ہیں کہ عازمین کو بہترین خدمات مہیا کی جائیں کہ وہ بہت آرام کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے رہیں۔ عازمین کی رہنمائی، ٹریفک کو کنٹرول کرنے اور دکانوں کی نگرانی اور چیکنگ کہ معیاری قیمتیں برقرار ہوں۔ ان کاموں میں یہ ایسوسی ایشن مدد کرتی ہے۔ مکہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مدینہ اور مقدس مقامات پر یہ ایسوسی ایشن خیمے نصب کرتی ہے۔ کہ عازمین کو ہر ممکن خدمات مہیا کی جاسکیں۔ سعودی اسکاؤٹ وزارت تجارت کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ کہ اشیائے خورد و نوش کے استعمال کرنے کی آخری تاریخ گزر تو نہیں چکی۔ اسکو چیک کرتی ہے۔ سعودی اسکاؤٹ اس کا بھی اطمینان کرتے ہیں کہ حفظانِ صحت کا ماحول قائم رہے۔ اس کے

ممبران عازمین کے ہمراہ جاتے ہیں۔ اور ان کو ہر مد پیش کرتے ہیں۔ ۱۴۱۰ھ میں سعودی عرب اسکاؤٹ کی اٹھائیسویں سالگرہ ہوئی۔

آب اور نکاسی کا محکمہ:۔

آب اور نکاسی کے محکمے کا کام مقدس مقامات پر جانے والے عازمین کو صاف اور خالص پینے کے پانی کو مہیا کرنے کے کام کا معائنہ اور نگرانی کرنا ہے۔ محکمہ کا کام اس بات کی ضمانت مہیا کرنے کا بھی ہے کہ پانی کے ذخائر ہمیشہ بھرے رہیں۔ تقریباً ۳۹ پانی کے ذخائر ہیں جن میں سے ۲۰ مکۃ المکرمہ میں ہیں۔ اور جن کی گنجائش تقریباً ۱۲۰،۰۰۰ کیوبک میٹر ہے اور باقی ذخائر منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں ہیں جن کی گنجائش ۲،۰۰۰ سے ۶،۰۰۰ کیوبک میٹر کے درمیان ہے



یہ محکمہ خادم حرمین شریفین کے ٹھنڈے پانی کے خیراتی پلانٹ کا معائنہ بھی کرتا ہے کہ اس بات کی ضمانت رہے کہ وہاں ہمیشہ پانی سپلائی ہوتا رہے اور وہ پانی سے بھرا رہے۔ محکمہ کی ٹیمیں ہمیشہ باقاعدگی سے بیت الخلاؤں کی نکاسی کے کام کی دیکھ بھال کا معائنہ کرتی ہے اور پانی کی پائپ لائن کا بھی معائنہ کرتی رہتی ہے۔

قربانی اور صدقے کے گوشت کا تصرف :

حکومتِ سعودی عربیہ کے عظیم منصوبوں میں سے یہ ایک منصوبہ ہے جس کے ذریعے دُنیا بھر کے غریب مسلمانوں کے فائدے کی خاطر قربانی اور صدقے کا گوشت روانہ کیا جاتا ہے۔

گوشت کو برف خانوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اور بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز یا زمینی راستوں سے ضرورت منداور غریب اسلامی ممالک کو روانہ کیا جاتا ہے۔ یہ عظیم منصوبہ اسلامک کانفرنس آرگنائزیشن کے ایک ادارے اسلامک ڈیویلپمنٹ بنک نے سپانسر کیا ہے۔ اسلامک کانفرنس آرگنائزیشن مسلمانوں اور ان کے معاملات کا خیال رکھتی ہے کہ آپس میں تعاون اور ایک دوسرے پر انحصار ہو سکے۔



یہ منصوبہ پہلی مرتبہ ۱۴۰۳ھ میں شروع ہوا، جب ہوائی جہاز کے ذریعے ۶۳،۰۰۰ دُنبوں کا گوشت سُوڈان میں پناہ گزینوں کو، جبوتی اور پاکستان میں افغانستان کے مہاجرین کے لئے روانہ کیا گیا۔ المعَیصِم کے جدید مذبح خانہ کے اس کامیاب تجربے کے بعد دوسرے سال بھی ۱۴۰۴ھ میں اس پروجیکٹ میں اضافہ کیا گیا۔ اور اس مرتبہ ۱۸۶،۱۹۵ جانور جن میں سے زیادہ تر ہوائی جہازوں، سمندری جہازوں اور زمینی راستوں سے افغان مہاجرین

کے لئے پاکستان میں، جبوتی، جمہوریہ یمن، چاڈ، بنگلہ دیش اور فلسطینی مہاجرین کو اُردن میں روانہ کئے گئے۔ ۱۴۰۹ھ میں تقریبًا ۴۹۵۹۵۰ جانور استعمال کئے گئے، ۱۴۱۰ھ میں ۵۰۰۰۰۰ مہاجرین اور غریب مسلمانوں کو تقریبًا ۲۳ممالک میں روانہ کئے گئے۔ سن ۱۴۱۱ھ میں عازمین کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بنک نے جانوروں کو ذبح کرنے کی تمام ذمّہ داری اپنے سر لے لی، مگر پھر بھی اگر کوئی حاجی اپنے جانور کو خود ذبح کرنا چاہتا ہو تو اُسے اس کی اجازت ہے۔ منیٰ میں تین جگہیں قربانی کے لئے مختص ہیں۔ جو کہ تمام ضروری سہولیات سے لیس ہیں۔

بینک ہر سال تقریبًا ۳۰۰، جانوروں کے ڈاکٹر، ۶۰۰۰، قصاب، ۳۰۰۰، نائب قصاب، اور ۱۹۰۰، دوسرے افراد کو ملازم رکھتا ہے۔ جبکہ بینک کے ۷۰۰ ملازمین ان کے علاوہ ہیں۔ جو سارے پروجیکٹ کی نگرانی کرتے ہیں۔ بینک بہت سارے جانوروں کے سپلائرز سے بھی معاملات طے کرتا ہے۔ خرید و فروخت بذریعہ چیک ہوتی ہے۔ قیمت فی جانور ۳۰۰ سعودی ریال طے ہے، جس میں جانور کو ذبح کرنے کی لاگت، ٹرانسپورٹ اور تقسیم کرنے کا خرچہ شامل ہے۔

ایک خاص کمیٹی ہر مذبح خانے کے لئے تشکیل دی گئی ہے۔ جو کہ بیمار اور لاغر جانوروں کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ جو کہ صدقے اور قربانی کے معیار پر پورے نہیں اُترتے۔ ویٹرنری ڈاکٹر بھی قربانی سے پہلے اور بعد اور سفر کے دوران جانور کا معائنہ کرتے ہیں کہ اس بات کی ضمانت ہوں کہ وہ اپنی منزل پر پہنچنے تک صحت اور حفظان کے اصولوں کے مطابق رہیں گے۔

دی ہیلتھ ریسرچ سینٹر:۔

اس بات سے واقفیت رکھتے ہوئے کہ جس حساب سے حاجیوں

کی تعداد میں سالانہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس بات سے واقفیت رکھتے ہوئے کہ آنے والے سالوں میں ان کی تعداد کہاں تک پہنچے گی۔ اور اس اضافے کا مقدس مقامات پر مہیا کی جانے والی خدمات پر کیا اثر پڑے گا اب حکومت سعودی عربیہ نے پلگرم ایج ریسرچ سنٹر قائم کیا۔ کہ فیلڈ ریسرچ اور سروے کیا جائے۔ تاکہ عازمین کے مسائل کا تعین ہو سکے اور ان کا موزوں حل تلاش کیا جائے۔ اُم القریٰ یونیورسٹی کے ماتحت پلگرم ایج ریسرچ سنٹر کام کرتے ہوئے سرکاری اداروں کو سائنٹیفکٹ، ٹیکنیکل اور فیلڈ مشاورت مہیا کرتا ہے۔

اس مرکز نے عازمین کے معاشی اور سماجی منصب سے متعلق ایک سروے کیا۔ جو معلومات جمع کی گئیں۔ ان کو نیشنل گائیڈنس آرگنائزیشن کو مہیا کر دیا گیا۔

اس مرکز نے کئی سفارشات کیں۔ جن پر کئی مراحل پر عمل درآمد کیا گیا۔ وہ سفارشات یہ تھیں۔

۱۔ چھوٹی گاڑیاں حج کے مقامات تک نہ جائیں۔

۲۔ مشترکہ سواریوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور بڑے سائز کی گاڑیاں حج کے سیزن میں مہیا کی جائیں۔

۳۔ حاجیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ معقول فاصلہ تک پیدل مسافت طے کریں۔

۴۔ یہ بہت ہی ضروری ہے کہ قربانی اور صدقے کا گوشت استعمال میں لایا جائے۔ تاکہ سفر سے پہلے یا سفر کے دوران اس کو محفوظ

رکھنے اور ذخیرہ کرنے کے طریقے کی تلاش کی جائے۔

۵۔ منیٰ میں عازمین کو رہائشی سہولتیں مہیا کی جائیں اور وادی کو ترقی دیکر بہتر بنایا جائے کہ زیادہ تعداد میں حاجی اس میں سما سکیں۔

۶۔ مقدس مقامات پر اس بات کی ضمانت دی جائے۔ کہ حفظانِ صحت کا ماحول قائم رہے، موسمی عوامل، نکاس، پینے کا پانی، ہوا کی کوالٹی اور کوڑا کرکٹ پر زیادہ توجہ دی جائے۔

عازمین کیلئے ھدایات

عازمین مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھیں۔ جس کی وجہ سے ان کو اپنے مذہبی فرائض بہت زیادہ آرام سے ادا کرنے میں مدد ملے گی۔

۱۔ وہ متعلقہ سرکاری محکموں سے ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مدد اور تعاون کریں۔ ہر حاجی ائرپورٹ پر یونائیٹڈ ایجنسیز آفس کو دو چیک دے (ٹرانسپورٹ سروس کے لئے)

۲۔ وہ اپنے پاسپورٹ یونائیٹڈ ایجنسیز آفس کے نمائندے کے حوالے کر دیں۔ کہ ان کے لئے مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے واسطے ٹرانسپورٹ کا انتظام ہو سکے۔

۳۔ جب ان کو مدد کی ضرورت ہو تو وہ براہ راست اپنے قریبی حج اور اوقاف کے شعبے سے رابطہ قائم کریں۔

۴۔ وہ عرفات، مزدلفہ اور منیٰ کے مقدس مقامات پر اپنے گروپ کے ہمراہ جائیں اور اس شیڈول کے مطابق جائیں، جو انکو انکی آرگنائزیشن نے دیا ہے۔

۵۔ ہر شخص مقدس مقامات پر اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کرے اور مقدس مقامات کی حرمت کو خراب نہ کرے۔ مملکت کے قوانین پر عمل کریں وہ مقدس مساجد کی حدود یا اس کے برآمدوں یا سڑکوں یا قریبی چبوتروں پر نہ سوئیں۔

۶۔ وہ اپنی رہائشی جگہ سے متعلق ہدایت پر عمل کریں۔ جدّہ، مکہ، مدینہ اور دوسرے مقدس مقامات پر وہ اپنی ٹرانسپورٹ کے ٹائم ٹیبل پر سختی سے قائم رہیں۔

۷۔ وہ مملکتِ سعودی عربیہ میں اپنے ہمراہ کسی قسم کے ممنوعہ رسائل، کتاب، کاغذ، تصاویر یا کوئی ایسی چیز جو مملکت کے قوانین کے خلاف ہو، ہرگز نہ لائیں۔ اس ہدایت پر عمل نہ کرنے کی صورت میں مملکت کے قانون کے مطابق سزا دیجائے گی۔ اور مجرم کو اس کے ملک واپس بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

۸۔ وہ اپنے ہمراہ ہمیشہ وہ کارڈ رکھیں جن پر ان کی شناخت سے متعلق تمام معلومات درج ہوتی ہیں۔ اور جو ان کی راہنمائی کرنے والی ایجنسیوں اور اداروں نے جاری کئے ہیں۔

۹۔ جراثیم آلود بیماری کے حملے کی صورت میں حاجی کو براہِ راست خود ہسپتال یا ڈسپنسری جانا چاہیئے اور اپنے ہمراہ اپنا شناختی کارڈ رکھنا چاہیئے۔

۱۰۔ کسی شکایت یا صورت میں انکو گریوینس اینڈ کمپلینٹ کمیٹی سے مکۃ المکرمہ سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔ یا پلگرم ایج ایڈمنسٹریشن سے جدّہ یا مدینہ میں یا منسٹر آف پلگرم ایج اینڈ ومنٹ کے دفتر سے جدّہ میں رابطہ کرنا چاہیئے۔ اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے ان کو کافی معلومات دینی چاہیئے۔ اُوپر ذکر کئے گئے اداروں کے علاوہ عازمین درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

* مکہ کے گورنر کا دفتر فون:۔ ۵۷۴۹۵۸۲ مکہ ــــ ۶۵،۳۰۰۰۰ ــــ جدہ

* مدینہ کے گورنر کا دفتر کا فون نمبر ۸۲۶۰۴۳۳ مدینہ
* وزارت حج و اوقاف کا دفتر ٹیلیفون نمبر ۶۶۵۵۰۴۳ ، جدہ
* جدہ کمپلینٹ کمیٹی ائرپورٹ کا فون نمبر ۶۸۵۸۲۱۲ ،
* مکہ کمپلینٹ کمیٹی ٹیلیفون نمبر : ۵۴۲۳۰۲۲
* پلگرم آیج جنرل ایڈمنسٹریشن جدہ ٹیلیفون : ۶۴۷۰۰۵۵
* پلگرم آیج افیئرز ایڈمنسٹریشن مدینہ " ۸۲۶۲۱۳۱
* پلگرم آیج افیئرز ایڈمنسٹریشن مکہ " ۵۴۳۴۶۱۸
* ڈپٹی منسٹر آف پلگرم آیج افیئرز " ۵۴۵۱۴۴۴ ـــ ۵۴۳۱۲۲
* کمپلینٹ کمیٹی (عرفات) " ۵۴۶۲۲۲۶
* کمپلینٹ کمیٹی (مدینہ) " ۵۵۶۶۳۰۶
* ڈپٹی منسٹر آف پلگرم آیج افیئرز (منیٰ) " ۵۵۷۰۲۹۳
* کنٹرول کمیٹی جنرل سپروائزر " ۵۴۴۴۳۰۶
* ڈپٹی کنٹرول کمیٹی جنرل سپروائزر " ۵۴۳۶۶۸۸

۱۱۔ ان کو یہاں آکر کام تلاش نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ مملکت میں مذہبی فریضہ کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں نہ کہ ملازمت کے لئے۔

۱۲۔ ہر حاجی کو ہمیشہ اپنے پاس اپنی بارہ ۱۲ عدد تصادیر رکھنی چاہئیں اور طلب کرنے پر پیش کرنی چاہئیں۔

۱۳۔ اگر کسی عازم کو مدد کی ضرورت ہے۔ تو اس کو ایگزیکٹو آفس دی نیشنل گائیڈنس سے رابطہ کرنا چاہیئے۔ جس کا ٹیلیفون نمبر اس کے شناختی کارڈ میں درج ہے۔

۱۴۔ عازمین اپنی دستاویزات اور رقومات جس نیشنل گائیڈنس آرگنائزیشن سے ان کا تعلق ہے۔ اس کے نمائندہ کے پاس رکھوائیں۔ یا اپنے مشن یا سفارتخانے کے پاس جمع کروائیں اور جمع کرانے کی رسید ضرور حاصل کرلیں۔ انھیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنے پاس صِرف اتنی رقم رکھیں جتنی کہ ضرورت ہو۔ انھیں اپنی چیزوں اور رقم کا خود بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ چوری کی صُورت میں وہ پولیس سٹیشن میں رپورٹ درج کرا سکتے ہیں۔ یا اس نیشنل گائیڈنس آرگنائزیشن ہیں جس سے ان کا تعلق ہے یا لوسٹ اینڈ فاؤنڈ (LOST AND FOUND) سیکشن منسٹری آف پلگرم اینج مکہ یا مدینہ کی کسی بھی کمیٹی میں رپورٹ کرائیں۔

۱۵۔ ایک عورت جس کا محرم ساتھ نہ ہو، ہر حال میں عورتوں کے گروپ کے ساتھ رہے۔ جو کہ ایک سپیشل کمیٹی کی نگرانی اور دیکھ بھال میں ہو۔

ٹرانسپورٹ سروسز:۔

عمرہ یا حج کے ویزے کی درخواست کے ساتھ عازم کو دو چیک جمع کروانے ہوتے ہیں۔ ایک ٹرانسپورٹ سروسز کے لئے اور دُوسرا ان دیگر خدمات کے لئے جو کہ ان کو مل سکتی ہوں۔

۱۔ چیک پر عازم کا نام اور پاسپورٹ نمبر درج ہونا چاہیئے۔

۲۔ چیک اکیلے فرد کے لئے ہونا چاہیئے۔

۳۔ چیک کا نمبر اور رقم حامل کے پاسپورٹ میں درج ہونا چاہیئے۔

۴۔ سعودی سفارتخانہ ویزا دیتے وقت چیک پر نشان لگا دیتا ہے کہ یہ دوبارہ نہ استعمال ہو سکے۔

۵۔ چیک سعودی ریال میں ہونا چاہیئے ۔

۶۔ عازمین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک ٹرانسپورٹ کا کرایہ نقد یا چیک کی صورت میں ادا نہیں کریں گے۔ وہ سفر نہیں کرسکتے ۔

۷۔ ایک عازم جو کہ مدینہ نہیں جانا چاہتا۔ اس پر فرض نہیں ہے کہ وہ ٹرانسپورٹیشن سروسز کا کرایہ مدینہ کے لئے ادا کرے ۔اگر کسی نے کرایہ ادا کردیا ہو اور پھر کسی وجہ سے وہ مدینہ نہ جا سکے تو وہ اپنی رقم یونائیٹڈ ایجینسز کے دفتر واقع جدہ سے واپس لے سکتا ہے۔

۸۔ اگر کسی کے ملک میں کرنسی پر پابندی ہے اس وجہ سے وہ اوپر لکھا ہوا چیک نہ لا سکا ہو ۔تو اسے یونائیٹڈ ایجینسز آفس کے نمائندوں کو ایئرپورٹ پر نقد سعودی ریال دینے ہوں گے ۔

۹۔ جن عازمین کی عمر ۱۵ سال سے زیادہ ہے ان کو یہ رقم ادا کرنی ہو گی۔ اور جن کی عمر ۷، اور ۱۵ سال کے درمیان ہو وہ آدھی رقم ادا کریں گے۔ یقیناً ان کی عمروں کی تصدیق ان کی پیدائش کے کاغذات سے کی جاتی گی ۔

۱۰۔ کوئی بھی عازم ادائیگی سے مستثنیٰ نہ ہوگا ۔سوائے سرکاری مشن کے ممبران جن کا نام رجسٹرڈ ہو۔ وزارتِ حج واوقاف کے دفتر میں سعودی فارن منسٹری کے ذریعے ۔

۱۱۔ ہر عازم (یا مشن) کو یونائیٹڈ ایجینسز کے دفتر یا گائیڈنس آرگنائزیشن سے رسید طلب کرنی چاہیئے۔ اگر وہ کسی بھی خدمات کے لئے کوئی ادائیگی کرے ۔

۱۲۔ عازمین کو گاڑیوں کے ڈرائیور کو کسی بھی صورت میں بخشش نہیں دینی چاہیئے۔ خواہ وہ کوئی بھی خدمات دیں اور اگر کوئی ڈرائیور بخشش مانگنے کی کوشش کرے تو عازمین نزدیکی کار انسپکشن سنٹر یا پبلک سیکیورٹی فورسز یا ٹرانسپورٹیشن سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کو اس بات کی رپورٹ کرے۔

نوٹ :۔

۱۔ وزارت حج واوقاف وضاحت کر دینا چاہتی ہے۔ کہ تمام عازمین خواہ تنہا ہوں یا شخص ہو کو گائیڈنس یا ٹرانسپورٹ سروسز برائے مدینہ کے لئے تمام ادائیگی کرنا ضروری نہیں اگر وہ وہاں جانا نہ چاہیں۔

۲۔ اگر وہ ان خدمات کے لئے پیشگی ادائیگی کر چکے ہوں، مگر بعد میں ان وجوہات کی بنا پر جو ان کے اپنے اختیار میں نہ ہوں تو اُن کو حق ہے کہ وہ اپنی رقم واپس لے لیں۔

آمد و روانگی کی تاریخیں :۔

۱۔ ویزہ کی درخواستیں عازمین سے سعودی سفارتخانوں اور قونصل خانوں میں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵۔ ذی القعد ہے۔ (اُم القریٰ کیلنڈر کے مطابق)

۲۔ زمینی راستوں سے آنیوالے عازمین کے لئے آنے کا آخری دن ذی قعد کا اختتام ہے۔ ام القریٰ کیلنڈر کے مطابق۔ ان کو وہ راستے اختیار کرنے چاہیئیں جو ان کو مختص کئے گئے ہیں۔ ہوائی اور سمندری راستوں سے آنیوالے عازمین کے جدّہ پہنچنے کا آخری دن ۴۔ ذی الحج ہے۔ سمندری راستوں سے آنیوالے عازمین کے لئے دوسری بندرگاہوں پر پہنچنے کی آخری تاریخ اختتام ذی القعد ہے۔ اسی طرح

ہوائی جہازوں سے آنیوالے عازمین کے لئے مدینہ ائرپورٹ پر پہنچنے کی آخری تاریخ اختتام ذی القعدہ ہے۔

۳۔ عازمین جو بذریعہ کار جدّہ سے مدینہ جا رہے ہوں۔ انکی جدہ چھوڑنے کی آخری تاریخ ۲۶ ذی القعدہ ہے۔

۴۔ عازمین جو بذریعہ ہوائی جہاز جدہ سے مدینہ جا رہے ہوں، اُن کی جدّہ چھوڑنے کی آخری تاریخ اختتامِ ذی القعدہ ہے۔

۵۔ عازمین جو بذریعہ کار جدّہ سے مکہ جا رہے ہوں۔ اُنکی جدہ چھوڑنے کی آخری تاریخ ۵، ذی الحج ہے۔

۶۔ عازمین جو بذریعہ ہوائی جہاز مدینہ سے جا رہے ہوں۔ انکی مدینہ چھوڑنے کی آخری تاریخ ۶، ذی الحج ہے۔

۷۔ عازمین کے ویزہ کی قبولیت اور ان کی اپنے ملک واپسی کے آخری ایام ذی الحج کے آخری دن سے لیکر آنیوالے سال کے ۱۰ محرم تک ہیں۔

یہ جدول بیشک ان کے ٹکٹوں پر دی ہوئی واپسی کی تاریخ سے مطابقت رکھتا ہونا چاہیئے۔ سمندری راستوں کے عازمین کو مملکت اس وقت تک چھوڑ دینی چاہیئے جس کے بعد کہ ان کے ویزے بے کار آمد نہ رہیں یعنی محرم کے اختتام سے پہلے۔

۸۔ کسی دشواری میں مبتلا ہونے سے بچنے کے لئے عازمین کو اپنے ٹکٹ میں دی ہوئی واپسی کی تاریخوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور مملکت میں مزید قیام نہ کرنا چاہیئے۔

عازمین کی روانگی کی تاریخوں کا جدول

عزت مآب خادم حرمین شریفین وزیر اعظم شاہ فہد بن عبدالعزیز کی ہدایات کے مطابق، اور اس بات کو ممکن بنانے کے لئے کہ عازمین کی مکہ سے روانگی کے وقت ایک منظم ٹرانسپورٹ کا نظام دستیاب رہے جدہ، مدینہ، طائف یا السیل.. وغیرہ جانے کیلئے مندرجہ ذیل تاریخوں کا جدول ہے۔

اوّل: ہوائی جہاز کے عازمین

۱ : غیر ممالک سے آنے والے عازمین وزارتِ صحت کے پلگرم ایج کلیرنس شیڈول کے اعلان کے بعد مکہ چھوڑ سکتے ہیں۔

۲ : اُن عازمین کیلئے جن کی روانگی کی تاریخ ان کے ممالک کی طرف سے طے شدہ ہیں جو کہ ان کے کارڈز یا ٹکٹ پر درج ہیں یونائیٹڈ ایجنٹیز آفس کا نمائندہ کار یونین سے رابطہ قائم کرے گا کہ اُن کی روانگی کا انتظام ان کی طے شدہ تاریخوں سے تین روز قبل ہو جائے۔ یہ نمائندہ مینفسٹ کی دو نقول جمع کرائے گا جس میں یہ تفصیل ہوگی: اُ: نام۔ ب: پاسپورٹ سیریل نمبر۔ ج: قومیت د: تاریخ روانگی۔ ہ: سفر کا ذریعہ۔ اور و: انکی منزل

یہ نمائندہ فٹ نوٹ میں تصدیق کرے گا کہ مینفسٹ میں دی ہوئی تمام معلومات درست ہیں اور وہ ذمہ دار ہوں گے اگر کوئی مواد بعد میں غلط ثابت ہو۔

جو عازمین مکہ سے مدینہ جا رہے ہوں وہ ایک ہی مینفسٹ میں شامل نہیں کئے جائیں گے ان عازمین کے ساتھ جو مکہ سے اپنے ممالک بذریعہ جدہ جا رہے ہوں۔

کار یونین اُن عازمین کیلئے جو کہ مکہ سے جا رہے ہوں ان کی مختص روانگی کی تاریخ سے ۳۶ گھنٹے قبل سواری کا اِنتظام کرے گی۔

جو عازمین پہلے مدینہ نہیں گئے ان کو وہاں جانے کی اجازت انکی روانگی سے ۱۱ روز قبل ہوگی۔ ایک روز جانے کیلئے، ایک روز واپسی کیلئے ۸ روز مدینہ میں گذارنے کیلئے اور ایک روز جدہ میں، اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے۔

i۔ کار ڈرائیور اپنے ہمراہ مینفسٹ کی منظور شدہ نقل اور مسافر کا پاسپورٹ لے جاکر پلگرم گروپنگ سنٹرز میں حکام کو دکھائیں گے۔

ii۔ جن عازمین کے کارڈز یا ٹکٹ پر ان کے روانہ ہونے کی تاریخ درج نہ ہوگی، وہ جس اِدارے سے منسلک ہوں گے ان کا نمائندہ متعلقہ ہوائی کمپنی سے رابطہ کر کے اُن کی واپسی کی تاریخ کا تعین کرے گا۔

iii۔ وزارتِ حج اور اوقاف کے ملازمین، جو پلگرم گروپنگ سنٹر (ابوابِ مکہ) پر کام کر رہے ہوں گے وہ عازمین کے پاسپورٹ اور کارڈ کی پڑتال کریں گے کہ صِرف ان کو روانہ ہونے دیں جن کی روانگی کی تاریخ آچکی ہو۔

۲: ہوائی مسافر جن کی روانگی کی تاریخ آچکی ہو اور وہ کچھ وقت کیلئے پلگرم سٹی جدہ میں ٹھہرنا چاہتے ہوں وہ مکہ اور مدینہ سے شاہ عبدالعزیز انٹرنیشنل ایرپورٹ لیجائے جاتے ہیں۔ وہاں ان سے مؤدبانہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ (ائیرپورٹ پر اپنی موجودگی کے دوران) سول ایوی ایشن اتھارٹی کے دیے ہوئے جدول پر عمل کریں۔

۳: جب عازمین ایئر لائن کمپنی سے رابطہ کرتے ہیں کہ وہ ان کی روانگی کا انتظام کریں تو کمپنی ایک مینفسٹ تیار کرتی ہے جس کی نقل ہر فلائٹ کے تمام

پاسپورٹ سے منسلک کر کے یونائیٹڈ ایجنیسز کے دفتر میں روانہ کر دی جاتی ہے اِس مینفسٹ میں یہ اندراج ہوتا ہے۔

اُ: عازم کا نام جیسا کہ پاسپورٹ میں درج ہے۔ ب: قومیت۔ ج: پاسپورٹ سیریل نمبر، تاریخ اور مقام اجراء۔

یونائیٹڈ ایجنیسز کا دفتر فوراً ایک مینفسٹ تیار کرے گا جس میں تمام معلومات ہو گی۔ ایئرپورٹ پلگرم افیئرز ایڈمنسٹریشن سے منظوری کے بعد مینفسٹ اور پاسپورٹ، پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن کو ضروری کاروائی کی تکمیل کو بھیج دیے جاتے ہیں۔ پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن ایسے عازمین کو جن کے نام مینفسٹ میں شامل نہیں۔ اپنی طے شدہ روانگی کی تاریخوں سے پہلے مملکت چھوڑنے کی اجازت نہیں دے گا۔

۴: سعودی ایئرلائن کارپوریشن اور دوسری ہوائی کمپنیاں ان عازمین کے نام مینفسٹ میں شامل نہ کرے گا جن کی روانگی کی تاریخ ابھی نہیں آئی ہے۔

وزارتِ حج اور اوقاف سے یا ایئرپورٹ پلگرم ایج افیئرز ایڈمنسٹریشن سے منظوری کے بعد یونائیٹڈ ایجنیسز کے دفتر کا تیار شدہ مینفسٹ ائرپورٹ پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن کو روانہ کر دیا جائے گا کہ وہ ضروری کاروائی کو مکمل کر سکیں۔

ان عازمین کے ٹکٹ اور پاسپورٹ جنھوں نے ہوائی کمپنیوں سے رابطہ کیا، اپنی طے شدہ روانگی کی تاریخوں سے پہلے، ایئرپورٹ پلگرم ایج افیئرز ایڈمنسٹریشن کو بھیج دیئے جائیں گے کہ پتہ چلایا جائے کہ وہ کس طرح سے اِتنی جلدی جدّہ آ گئے۔ ہوائی کمپنیاں ان عازمین کو، جن کی روانگی کی تاریخ ابھی نہیں آئی فلائٹ پر بک نہیں کریں گی۔ سوائے اِس کے کہ وزارتِ حج و اوقاف نے کسی کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہو اور اس کی وجہ وضاحت سے بتائی گئی ہو

یہ نکتہ بھی یونائیٹڈ ایجنسیز کے غور کرنے کا ہے۔

دوئم: سمندری راستے کے عازمین

سمندری راستے کے عازمین کو وزارتِ صحت کی جانب سے پلگرم ایج کلیئرنس شیڈول کے اعلان کے بعد مکہ چھوڑنے کی اجازت ہو گی۔

ان عازمین کے مکہ سے مدینہ یا جدہ جانے کے انتظامات پلگرم ایج افیئرز جنرل ایڈمنسٹریشن، پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن اور سی ٹریولز اور ٹرانسپورٹ ایجنسیز کی مشترکہ کاوشوں سے ہوتے ہیں۔ جو عازمین تھوڑی دیر کیلئے پلگرم سٹی جدہ میں ٹھہرنا چاہیں ان کو مقررہ فیس دینی ہو گی۔

زمینی راستوں سے جانے والے عازمین کی روانگی کی تاریخ ۵ محرم سے زیادہ نہ بڑھنی چاہیئے (اُم القریٰ کیلنڈر کے مطابق) ان کو اِسی قسم کی سواری سے جانا ہوگا جیسی سواری سے وہ آئے تھے۔ ٹرانسپورٹ کا کوئی ذریعہ بھی کسی بھی منزل کیلئے اس وقت تک روانہ نہ ہوگا۔ جب تک کہ پاسپورٹ ایڈمنسٹریشن اتھارٹی نے جانچ پڑتال کر کے اطمینان کر لیا ہو کہ فہرست کے مطابق سارے مسافر موجود ہیں۔ یا ان کو تسلی بخش وجہ مل چکی ہو کہ کوئی مسافر پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے۔

۲: اَبوابِ مکہ پر متعین پلگرم گروپنگ سنٹر کبھی بھی ان گاڑیوں کو گزرنے کی اجازت نہیں دے گی جن میں عازمین جا رہے ہوں جب تک کہ ان کے کاغذات اچھی طرح سے چیک اور منظور کر لئے گئے ہوں۔

سرکاری حج مشن کے غور کرنے کے نکات

۱: سرکاری مشن اپنے ممبران کے نام سعودی وزارت حج و اَوقاف کو وزارت بیرون ملک معاملات کے ذریعے روانہ کرے۔

۲ : وہ سعودی حکام کو ان کے جدہ ۔ مکۃ اور مدینہ کے پتوں کی اطلاع دے گا۔ اور وہ پلگرم ایج افیئرز ایڈ منسٹریشن کو بھی جدہ ، مکہ اور مدینہ میں اپنے مقامی پتے بتلائے گا۔ پتوں میں یہ شامل ہو گا : ڈسٹرکٹ ، سڑک ، ٹیلیفون نمبر اور سپروائزر اور کو سپروائزر برائے مقام رہائش ۔ اسی قسم کی اطلاع اوپر بتائے ہوئے اداروں کو اپنی عرفات اور منی میں رہائش کی جگہوں سے متعلق دینا ہو گی۔ نیشنل کوڈ آرگنائزیشن کو بھی یہی اطلاع دینی ہو گی۔

۳ : ان کو پلگرم ایج افیئرز ایڈ منسٹریشن اور دیگر متعلقہ سرکاری شعبوں کی ہدایات اور قوانین پر عمل کرنا ہو گا۔

ان کو ان خواتین کے لئے علیحدہ کمرے مختص کرنے ہوں گے جن کے ساتھ کوئی مرد محرم نہیں ہو

۴ : عازمین مملکت میں سیاسی کتب ، رسائل ، تصاویر اور دیگر ممنوعہ اشیاء متعارف نہیں کرائے گا۔ اور نہ ہی وہ جلسے جلوس میں شریک ہو گا۔ ان کو مملکت سعودی عرب کے قوانین کی عزت کرنا ہو گی۔ اور ان پر عمل کرنا ہو گا۔ اور عوامی تحفظ کے اداروں سے تعاون کرنا ہو گا کہ وہ اس قسم کے قوانین نافذ کرا سکیں۔

۵ : اسلامک وزرائے خارجہ کی سترہویں کانفرنس کی سفارشات میں اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ ہر اسلامی مسلک سے عازمینِ حج کی تعداد معین اور مقرر کر دی جائے ۔ عازمین حرمین شریفین کو ہر سال بہتر خدمات مہیا کی جا سکیں۔ اس کے پیش نظر عازمین کی تعداد ہر ملک سے اس کی آبادی کے سو حصے کے برابر محدود کر دی گئی ہے ۔ امید ہے کہ تمام اسلامی ممالک اپنے متعلقہ حصے تک عازمین کی تعداد کی پابندی کریں گے ۔ اس کی وضاحت

کر دینی چاہیئے کہ اس کاوش کا مقصد حکومت سعودی عربیہ کے نزدیک عازمین کو ہر سال بہتر خدمات کی ضمانت دینا ہے۔ اس کی ٹھوس مثالیں موجود ہیں۔ حرمین شریفین کی توسیع کی کاوشیں، عازمین کے رہائشی علاقے کو بہتر بنانے کا پروجیکٹ، حرم کے نزدیک پرانی عمارات کو گرا کر ان کی جگہ نمایاں اور جدید عمارات کی تعمیر کا منصوبہ اور حکمت عملی ہے۔ اِن حقیقی کاوشوں کے پیشِ نظر وزارتِ حج و اوقاف امید کرتی ہے۔ کہ تمام غیر ملکی مشن سعودی مملکت کے سفارت خانوں اور قونصل خانوں کو اپنے اِن شہریوں کی فہرست مہیا کریں گے جو حج پر جانا چاہتے ہوں۔ یہ حتمی فہرست ہر سال ماہِ رمضان کے اختتام سے پہلے روانہ کر دینی چاہیئے۔

۶۔ عازمین سعودی ریالوں میں ٹریولرز چیک خریدنے کی سہولت کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بجائے اپنے ہمراہ نقدی لانے کے۔ یہ چیک سعودی ٹریولر چیک کمپنی کے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جو کہ سعودی عرب مونیٹری فنڈ کے زیرِ نگرانی ہے۔ ٹریولر چیک رکھنے کی صورت میں ایک عازم جعلی کرنسی سے دھوکہ دیئے جانے کے خدشے سے بچ سکتا ہے۔ اگر یہ چیک کھو بھی جائیں تو عازم آسانی کے ساتھ اپنی رقم وصول کر سکتا ہے۔ کیونکہ سوائے بااختیار حامل کے کوئی دوسرا اس سے فائدہ نہیں حاصل کر سکتا ہے۔

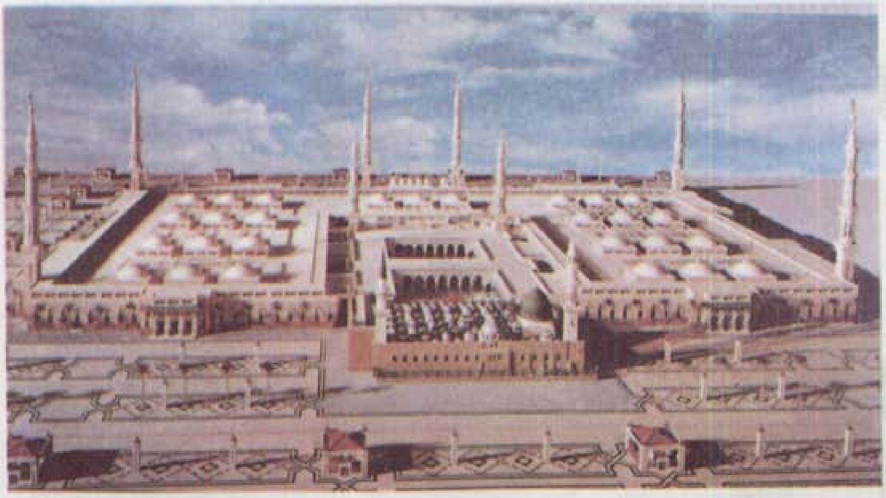
خادمِ حرمین شریفین کا منصوبہ برائے توسیع حرمین شریفین

اللہ رب العزت نے مقام کعبہ کے لئے مملکتِ خداداد سعودی عرب کو یہ شرف بخشا کہ آج یہاں مسلمانانِ عالم مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ اسی سر زمین پر خدائے بزرگ و برتر نے اپنے پیارے اور آخری رسول جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآنِ حکیم کا نزول فرمایا۔



فرمانروانِ مملکتِ سعودی عربیہ کو اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ وہ یہاں پر مسلمانوں کی عظیم مذہبی، ثقافتی اور تعلیمی معاملات میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں چنانچہ وہ اپنے تمام وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر سال عازمین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر انھیں جدید تر اور ممکنہ خدمات اور سہولیات پیش کر رہے ہیں۔

اس بات کے پیشِ نظر کہ زیادہ سے زیادہ حجاجِ کرام کے لئے گنجائش بنائی جاتے، مرحوم شاہ عبدالعزیز نے حرمین شریفین میں توسیع کے تاریخی منصوبے کا آغاز کیا۔ اور جب سے عزت مآب خادمِ حرمین شریفین نے اقتدار سنبھالا ہے۔ وہ دونوں مساجد کی بحالی کے کاموں پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں ان کا توسیعی منصوبہ برائے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی اِن کی طویل تاریخ کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ اس کاوش کا مقصد خانہ کعبہ میں ۳۰۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش عام دنوں میں اور ۱۰,۰۰۰,۰۰۰ سے زائد نمازیوں کی گنجائش حج اور



رمضان کے خصوصی موقع پر مہیا کرنا ہے اور مدینہ میں مسجدِ نبوی کی توسیع کے بعد ۶۵۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش عام دنوں میں اور خصوصی مواقع پر ایک ملین سے زائد نمازیوں کی گنجائش مہیا کرے گی۔ دونوں مساجد پر کل خرچ کا تخمینہ ۲۹ ملین سعودی ریال ہے۔

۱۴۰۵ھ میں عزت مآب خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز مکہ میں خانۂ کعبہ کے توسیعی منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھ چکے ہیں۔ کام کا آغاز

آٹھ جون ۱۴۰۹ھ میں ہوا۔ اِس منصوبے میں ایک نئی توسیع کا اضافہ حرم کی مغربی سمت کرنا ہے۔ جس کا رقبہ ۱,۱۷۶,۰۰۰۔ اسکوائر میٹر اور ایک لاکھ نوّے ہزار نمازیوں کی گنجائش مہیا کرنا ہے۔ منصوبے میں یہ بھی شامل ہے کہ مسجد کے صحن کے تقریبًا ۵۹,۰۰۰ مربع میٹر رقبے کی توسیع اور تزئین کی جائے جس میں تقریبًا ۱,۳۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ اِس اضافے کے بعد مسجد حرام کا کل رقبہ برآمدوں اور صحن کو مِلا کر ۳,۶۱,۰۰۰ مربع میٹر ہوگیا ہے۔ اور ۳,۳۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش ہو گئی ہے۔ اِس توسیع میں تمام قابلِ دید خدمات اور سہولیات موجود ہیں اس کا بجلی کا نظام مسجد کے بجلی کے نظام سے بالکل علیحدہ ہے مسجد کی اس توسیع میں دو سب پاور سٹیشن بجلی مہیا کرتے ہیں۔ جو اس توسیع کے دونوں اطراف ہیں۔ ہر سب سٹیشن میں تین ٹرانسفارمر ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی گنجائش ۱۳,۶ میگا واٹ/ ایمپیئرز ہے۔ عازمین کے مسجد میں اوپر اور نیچے جانے کا بہاؤ ہموار رکھنے کے لئے کئی ایک خود کار زینے مہیّا کئے گئے ہیں۔ مسجد ریڈیو اور ٹیلیویژن اسٹوڈیوز سے لیس ہے۔ جسمیں حساس کیمرے اور دیگر آلات نصب ہیں۔

مسجد اور اس کی توسیع میں ائر کنڈیشنڈ نصب ہے۔ جو کہ ایک مرکزی پلانٹ سے چلتا ہے۔ جن کی گنجائش ۴۰,۰۰۰ ٹن ہے اور یہ پلانٹ مسجد سے ۳،۵ کلومیٹر دوری پر ہے۔ عزت مآب نے مکہ سے تین نئی سُرنگیں تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن سے پہلی گول شاہراہ مکمل ہوگی، جو مسجد کے اطراف میں ہے۔

عزت مآب خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ۱۴۰۵ھ میں مسجدِ نبوی کے توسیعی منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ تعمیر کا کام ۱۴۰۶ھ میں شروع ہُوا۔

توسیع کا رقبہ ۸۲,۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ جس میں ۱,۶۷,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ ۶۷,۰۰۰ مربع میٹر رقبہ پر چھت بھی تعمیر کرائی گئی ہے۔ جس میں ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش بھی ہے۔ پس اس طرح مسجد کا کل رقبہ ۱,۶۵,۰۰۰ اسکوائر میٹر ہے۔ اور ۲,۵۷,۰۰۰ نمازیوں کی مجموعی گنجائش ہے۔ عزت مآب خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے مسجد سے ملحقہ اور مسجد کے اطراف تقریباً ۱,۲۳۵,۰۰۰ اسکوائر میٹر علاقے کی ڈیویلپمنٹ کا حکم دیا ہے۔ جس میں سے ۱,۲۳۵,۰۰۰ اسکوائر میٹر علاقے پر ۲,۵۰,۰۰۰ عازمین کی رہائش کا انتظام ہوگا، عزت مآب نے گاڑیوں کی زیرِ زمین ایک عدد پارکنگ تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ درحقیقت دیکھا جائے تو مسجدِ نبوی اور مسجد حرام میں دنیا کا سب سے اعلیٰ ائر کنڈیشنگ نظام نصب ہے۔ مسجدِ نبوی کا مرکزی پلانٹ ۲۵,۰۰۰ ٹن گنجائش کا ہے اور مسجد سے سات کلو میٹر کے فاصلے پر قائم ہے۔

مسجدِ نبوی کی توسیع کا منصوبہ مسجد کی تاریخ کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق مسجد اور صحن کا کل حصہ ملا کر ۴۰۰,۵۰۰ مربع میٹر ہے۔ جس میں ایک ملین نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔ مسجد کا موجودہ رقبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مدینے کے کل رقبے کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔

پروجیکٹ:

دونوں مساجد کے توسیعی منصوبے کی لاگت بشمول زمین کی لاگت جو کہ توسیع میں استعمال ہوئی۔ ۵,۸۹۴,۹۹۸,۰۰۰ سعودی ریال ہے۔

منیٰ کے ترقیاتی منصوبے، سرنگوں کی تعمیر، سڑکوں کی تعمیر، پانی کے ذخائر کی تعمیر اور مذبح خانوں کی تعمیر پر کل لاگت ۱,۱۶۱,۹۳۶,۵۰۰ سعودی ریال ہے۔ مسجد نبوی کو

جانے والی شاہراؤں کو بہتر بنانے کے منصوبے کی لاگت ۲,۴۰۶,۶۹۸,۰۰۰ سعودی ریال ہے۔ مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات تک جانے والی ہائی وے کی تعمیر کے منصوبے کی لاگت ۹۰۸,۳۰۲,۰۰۰ سعودی ریال ہیں۔ کل خرچہ ۲۹,۰۰۶,۳۶۲,۰۰۰ ، (انتیس ۲۹ بلین اور ۶ ملین سعودی ریال)

مسجد حرام مکہ کی توسیع کے مراحل

تفصیلات	پہلی سعودی توسیع سے قبل	پہلی سعودی توسیع کے بعد	شاہ فہد توسیع کے بعد
مسجد کا رقبہ (مربع میٹر)	۲۸,۰۰۰	۱,۵۱,۰۰۰	۲,۰۸,۰۰۰
چھت پر نماز کی (" ")	—	—	۶۱,۰۰۰
مسجد کے اطراف صحن (" ")	—	—	۵۹,۰۰۰
کل رقبہ (مربع میٹر)	۲۸,۰۰۰	۱,۵۱,۰۰۰	۳,۲۸,۰۰۰
نمازیوں کی تعداد *	۴۷,۰۰۰	۳,۱۳,۰۰۰	۷,۳۰,۰۰۰
میناروں کی تعداد	۷	۷	۹
میناروں کی بلندی (میٹر)	۳۶	۸۹	۸۹
سیڑھیوں کے راستوں کی تعداد	—	۷	۱۱
برقی زینوں کی تعداد	—	—	۷
مسجد اور توسیع میں ائر کنڈیشننگ	—	—	ایک مرکزی پلانٹ جس کی گنجائش ۴۰,۰۰۰ ٹن ہے اور مسجد سے ۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے

* یہ تعداد نمازیوں کی عام دنوں کی ہے، جبکہ حج، رمضان اور دوسرے خصوصی موقعوں پر یہ تعداد ایک ملین سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

